﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 19

جمعۃ المبارک 27/جنوری 2012ء

4/ربیع الاول 1433 ہجری قمری ❁ 27/صلح 1391 ہجری شمسی

شمارہ 04

تواضع اور انکسار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ عفو کے نتیجہ میں بندے کو عزت میں ہی بڑھاتا ہے اور کوئی بھی شخص خدا کی خاطر تواضع اور انکسار اختیار نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اسے رفعت عطا فرماتا ہے“۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب العفو والتواضع حدیث نمبر 4689)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ یورپ۔ اکتوبر 2011ء

بیت النور نن سپیٹ (ہالینڈ) میں خطبہ جمعہ۔ تقریب آمین۔ بیلجیم میں جماعت احمدیہ کی پہلی باقاعدہ مسجد ”مسجد بیت المجیب“ کے سنگ بنیاد کی تقریب

”مَیں مسلم جماعت احمدیہ کو کافی سالوں سے جانتا ہوں اور مَیں ہمیشہ ان کے اچھے انتظامات، آپس میں مل جل کر رہنے اور امن کے ساتھ رہنے سے بہت متأثر ہوتا ہوں۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ آپ ملک کے سب قوانین کی پاسداری کرتے ہیں۔“

”مَیں امید کرتا ہوں کہ آپ کی جماعت بیلجیم میں بڑھتی چلی جائے اور کامیابی حاصل کرتی چلی جائے کیونکہ ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“ ایک ایسا سلوگن ہے جو universal ہے۔“

(مسجد بیت المجیب کے سنگ بنیاد کے موقع پر آئے ہوئے مختلف معزز مہمانوں کے نیک تأثرات)

”ہم تو صرف یہاں اپنے خالق کے سامنے جھکنے کے لئے آئے ہیں، ہم تو صرف یہاں پیار، محبت اور بھائی چارہ پر عمل کرنے کے لئے اور اس کو فروغ دینے کے لئے آئے ہیں، ہم تو صرف یہاں معاشرہ میں امن اور ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے آئے ہیں۔ جب اس مسجد کی تعمیر مکمل ہو جائے تو آپ دیکھیں گے کہ جو مَیں کہہ رہا ہوں وہ سچ ہے۔“

(مسجد بیت المجیب کے سنگ بنیاد کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب)

(ہالینڈ اور بیلجیم میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مصروفیات اور لندن واپسی کے سفر کی مختصر رپورٹ)

رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر

14/اکتوبر 2011ء بروز جمعۃ المبارک

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر 45 منٹ پر بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

خطبہ جمعہ

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ بیت النور نن سپیٹ سے براہ راست نشر ہوا۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے بیت النور تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ زمانہ جس سے ہم گزر رہے ہیں، وہ زمانہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے اسلام کی برتری تمام دینوں پر ثابت کرنی ہے۔ اور ہم احمدی اس یقین پر قائم ہیں کہ خدا تعالیٰ ہر لحاظ سے اسلام کی برتری تمام ادیان پر ثابت کر رہا ہے اور عیسائیت کے خاص طور پر بندے کو خدا بنانے کے عقیدے کے خلاف جس طرح جماعت احمدیہ دلائل و براہین کے ساتھ کھڑی ہے کوئی اور مسلمان فرقہ اس کا کروڑواں حصہ بھی مقابل کے سامنے پیش نہیں کر رہا اور نہ ہی کر سکتا ہے۔ عیسائی دنیا اس بات کا اعتراف کر رہی ہے اور سعید فطرت مسلمان ہیں تو وہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ وہ راہِ ہدایت احمدیت میں ہی پا رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کی طرف سے ہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان سمیت دیگر ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کی مخالفت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ اسلام کی اشاعت اور اس کی برتری ثابت کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام دنیا پر واضح کرنے کے لئے جو کوشش جماعت احمدیہ کر رہی ہے اس کا اعتراف خود اسلام کی مخالف قوتیں اور مشنری بھی کر رہے ہیں۔

حضور انور نے پاکستان کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ باوجود اس کے کہ احمدیوں پر قانوناً بعض تنگیاں وارد کی جا رہی ہیں، وہ یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ملک کو ہر طرح کی تباہی سے بچائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں دعا کی تحریک کی تھی اور نفلی روزہ رکھنے کا بھی کہا تھا مناسب ہوگا کہ جماعتی طور پر ایک ہی دن روزہ رکھا جائے۔ پیر یا جمعرات کا دن رکھ لیا جائے۔ بہرحال جو مَیں نے تحریک کی تھی اس پر جماعت کو بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کے لئے اُس کے حضور اپنی قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں۔ ہم نے اپنے اندر اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والے دل پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے اعلیٰ اخلاق کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اسلام کے حقیقی پیغام کو اپنے ملک میں پھیلانے کی کوشش کریں۔ اسلام کے خلاف اُٹھائے گئے الزامات کو دور کر کے اسلام کی خوبصورت تعلیم بھی دنیا کے سامنے پیش کریں۔ پس ہالینڈ کی جماعت اپنی اس ذمہ داری کو سمجھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہالینڈ میں رہنے والے اس بدبخت شخص جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے دین کے خلاف دریدہ دہنی کی ہے، کے بد ارادوں کا ذکر کرنے کے بعد دنیا کو یہ پیغام دیا کہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا قیامت دنیا میں رہنے کے لئے آئے ہیں اور رہیں گے اور دنیا کی کوئی طاقت اسلام کو نہیں مٹا سکتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہالینڈ میں بہت سے شرفاء بھی ہیں جو اس کے اس قسم کے خیالات اور فعل سے بیزار ہیں۔ پس

ایسے لوگوں کی تلاش کر کے اُنہیں اسلام کا خوبصورت پیغام پہنچائیں۔ دنیا میں امن، محبت، بھائی چارے کو قائم کرنے والوں کی تلاش کریں۔ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے والے اور ایک دوسرے کے مذہب کی عزت کرنے والوں کو جمع کر کے دنیا میں امن قائم کرنے کی مہم چلائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن حسب طریق علیحدہ شائع ہو چکا ہے (مطبوعہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 4/نومبر 2011ء)۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نن سپیٹ سے 35 کلومیٹر کے فاصلہ پر آباد شہر Zwolle کے وزٹ کے لئے تشریف لے گئے اور ساڑھے چھ بجے واپس نن سپیٹ تشریف لے آئے۔

آٹھ بجے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے تو اُن تیرہ احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ کی سعادت حاصل کی جو کچھ عرصہ قبل پاکستان سے ہالینڈ میں قیام کے لئے پہنچے تھے اور اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے آقا سے مل رہے تھے۔ اس موقعہ پر پاکستان سے آنے والی دو خواتین بھی موجود تھیں۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کیا اور شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان سب احباب سے تعارف حاصل کیا اور اِن کا حال دریافت فرمایا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت النور'' میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد عزیزہ خافیہ سلمان بنت محمد سلمان صاحب کی تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عزیزہ سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

15/اکتوبر 2011ء بروز ہفتہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر 45 منٹ پر بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نن سپیٹ (ہالینڈ) سے برسلز (بیلجیم) کے لئے روانگی

آج بیلجیم کی سرزمین پر پہلی احمدیہ مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کے لئے نن سپیٹ ہالینڈ سے برسلز (بیلجیم) کے لئے روانگی کا پروگرام تھا۔ صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ نیشنل مجلس عاملہ، سیکیورٹی ٹیم اور ضیافت کی ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گروپس کی صورت میں تصاویر بنانے کی سعادت پائی۔ آخر پر حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا کہ جو بھی احباب اس وقت یہاں موجود ہیں وہ سب قریب آ جائیں چنانچہ سب موجود احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے بچیوں کی ایک بڑی تعداد حضور انور کی رہائشگاہ کے باہر موجود تھی۔ بچیاں کورس کی صورت میں دعائیہ نظم: ''جاتے ہو مری جاں خدا حافظ و ناصر'' پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت احباب کے پاس تشریف لے آئے اور پاکستان سے آنے والے نوجوانوں سے دریافت فرمایا کہ کس کس کا کیس پاس ہو چکا ہے۔ جن کے کیسز پاس ہو چکے تھے وہ حضور انور کے پاس تشریف لے آئے۔ حضور انور نے ان سے گفتگو فرمائی۔ جن کے کیسز ابھی پاس نہیں ہوئے تھے انہوں نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔

گیارہ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور قافلہ نن سپیٹ سے بیلجیم کے دارالحکومت برسلز کے لئے روانہ ہوا۔ 130 کلومیٹر کے سفر کے بعد Breda کے مقام پر ہالینڈ کا بارڈر کراس کر کے بیلجیم کی حدود میں داخل ہوئے اور آگے سفر جاری رہا۔

برسلز (بیلجیم) میں ورود مسعود

مزید 120 کلومیٹر کے سفر کے بعد دو بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا برسلز میں اُس جگہ ورود مسعود ہوا جہاں آج ''مسجد بیت المجیب'' کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے امیر صاحب بیلجیم حامد محمود شاہ صاحب اور مبلغ سلسلہ بیلجیم حافظ احسان سکندر صاحب نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

یہ نئی جگہ جہاں جماعت احمدیہ بیلجیم کی پہلی مسجد تعمیر ہو رہی ہے برسلز شہر کے اندر علاقہ UCCLE میں واقع ہے اور موجودہ جماعتی مشن ہاؤس ''بیت السلام'' سے 13 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بیلجیم کے دورہ کے دوران 13/دسمبر 2009ء کو اس جگہ کا وزٹ اور معائنہ فرمایا تھا۔

اس قطعہ زمین کا کُل رقبہ 2019 مربع میٹر ہے۔ اس میں دو رہائشی عمارات بڑی اچھی حالت میں تعمیر شدہ موجود ہیں۔ ایک عمارت 175 مربع میٹر کے رقبہ پر تعمیر شدہ ہے اور تین منزلہ ہے۔ 994 مربع میٹر کے رقبہ پر دو بڑے ہال نما گیراج ہیں۔ ان گیراج کے ایک حصہ کے اوپر دو منزلہ رہائشی عمارت تعمیر شدہ ہے۔ اس کے علاوہ 850 مربع میٹر کا رقبہ خالی ہے اور یہ ساری جگہ پختہ ہے۔ اسی خالی جگہ پر مسجد کی تعمیر کا منصوبہ ہے۔ شہر کے مختلف اطراف سے بآسانی اس جگہ پر پہنچا جا سکتا ہے۔ ٹرام کا سٹاپ اس جگہ کے بالکل قریب ہی ہے۔

اس قطعہ زمین میں جو 850 مربع میٹر کا رقبہ خالی ہے، یہاں ایک بڑی مارکی لگا کر نمازوں کی ادائیگی اور بعد ازاں سنگ بنیاد کی تقریب کے انعقاد کا پروگرام رکھا گیا تھا۔

اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مارکی میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

مسجد بیت المجیب کے سنگ بنیاد کی تقریب

''مسجد بیت المجیب'' کے سنگ بنیاد کی تقریب کے لئے بعض سرکردہ حکام اور مہمانوں کے علاوہ احباب جماعت کی ایک محدود تعداد کو مدعو کیا گیا تھا۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لائے اور تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم رائے مظہر احمد صاحب نے پیش کی۔ بعد ازاں اس کا فرنچ ترجمہ عزیزم عبدالناصر صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد 13 بچوں اور بچیوں کے ایک گروپ نے ملک بیلجیم کا قومی ترانہ پیش کیا۔

معزز مہمانوں کے خطابات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق معزّز مہمانوں نے باری باری اپنے ایڈریسز پیش کئے۔

☆ سب سے پہلے Mr. Ludwig Vandenhove نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف Sint-Truiden کے میئر ہیں۔ آپ نے ہاسلٹ یونیورسٹی سے کامرس اور ایڈمنسٹریشن کی ڈگری حاصل کی۔ آپ 1995ء سے لے کر تا حال میئر ہیں۔ اس کے علاوہ آپ فلامش وزارت روزگار اور افرادی قوت، منصوبہ بندی، عوامی نمائندہ اور سینیٹر کے طور پر خدمت سرانجام دے چکے ہیں۔

موصوف نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: ''آپ کا بہت بہت شکریہ۔ مَیں Sint-Truiden شہر کی طرف سے آپ سب کو سلام پیش کرتا ہوں۔ اور مَیں یہ کہہ سکتا ہوں کہ Sint-Truiden میں جماعت احمدیہ بہت اچھی طرح integrated ہے اور ہم سب مل جل کر رہتے ہیں۔ اور یہ لوگ سال کے دوران مختلف سرگرمیوں میں مصروف عمل رہتے ہیں جیسے بچوں اور بوڑھوں کے ساتھ۔ اس لئے مَیں جماعت احمدیہ کو ان کے بھرپور تعاون اور ہمارے شہر میں integrate ہونے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ جیسے تعلقات ہمارے ماضی میں تھے ویسے ہی مستقبل میں رہیں گے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔''

☆ اس کے بعد Mr. Stefaan Platteau نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف Dilbeek کے میئر ہیں جہاں ہمارا مشن ہاؤس ہے۔ انہوں نے 1981ء میں گریجوایشن کی۔ پھر Leuven کی کیتھولک یونیورسٹی میں بین الاقوامی فوجداری قانون میں ڈگری حاصل کی۔ آپ 1995ء میں میئر رہ چکے ہیں اور 2006ء سے لے کر تا حال میئر ہیں۔ اس کے علاوہ آپ فلامش اعزازی عوامی نمائندہ کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ آپ حضور انور سے بھی مل چکے ہیں اور جماعت سے بھرپور تعاون کرتے ہیں۔

موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا: ''حضور اور جماعت احمدیہ کے پیارے لوگو! مَیں یہاں آ کر بہت فخر محسوس کر رہا ہوں کیونکہ مَیں Dilbeek سے آیا ہوں اور Dilbeek برسلز میں Ukkel کا ہمسایہ ہے۔ مَیں عام طور پر فلیمش بولتا ہوں اور Dilbeek میں بھی فلیمش بولی جاتی ہے کیونکہ جب ہم برسلز سے نکل کر Flanders کی طرف جاتے ہیں تو سب سے پہلے ہمارا شہر آتا ہے۔ اور Flanders میں فلیمش بولی جاتی ہے۔ مجھے کہنا پڑے گا کہ Dilbeek میں جماعت احمدیہ بہت امن کے ساتھ رہتی ہے۔ اور یہ ہماری community میں بہت اچھی لیڈرشپ اور اچھے ہمسایہ کی بہترین مثال ہیں۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ یہ وہاں پر ہیں۔ ہمارے آپس میں جو اچھے تعلقات ہیں مَیں اس پر جماعت احمدیہ کو دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی ہم اسی طرح رہیں گے۔ اور یہ الفاظ جو ہمیں ان دیواروں پر نظر آ رہے ہیں ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' یہ کسی بھی حال میں universal الفاظ ہیں۔ مَیں ہر چیز کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

☆ بعد ازاں Mr. Ward Kennes، جو کہ Kasterlee کے میئر ہیں، نے اظہار خیال کیا۔ انہوں نے Leuven کی کیتھولک یونیورسٹی سے ڈگری حاصل کی۔ آپ ایک بین الاقوامی NGO میں اور پناہ گزینوں کے لئے دنیا بھر میں کام کرتے تھے۔ آپ 2005ء سے لے کر تا حال میئر ہیں۔ آپ جماعت کے مختلف پروگرامز میں شامل ہوتے رہے ہیں۔ آپ نے لاہور کے واقعہ پر احمدیوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف آواز اٹھائی اور فلیمش ریجن پارلیمنٹ میں ایک ریزولیوشن پاس کروائی۔

MR. Ward نے اپنے ایڈریس میں کہا: ''السلام علیکم۔ حضور! معزز مہمانو! آج یہاں آپ کے ساتھ ہونا میرے لئے بہت فخر کی بات ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ آج آپ کے لئے بہت خوشی کا دن ہے کہ حضور یہاں مسجد کے سنگ بنیاد کے لئے تشریف لائے ہیں اور ہمارے ملک کے لئے بھی بہت فخر کی بات ہے کہ حضور یہاں تشریف لائے ہیں۔ مَیں مسلم جماعت احمدیہ کو کافی سالوں سے جانتا ہوں اور مَیں ہمیشہ ان کے اچھے انتظامات، آپس میں مل جل کر رہنے اور امن کے ساتھ رہنے سے بہت متأثر ہوتا ہوں۔ اور یہ جماعت اچھی integration اور مختلف اقوام کے ساتھ امن کے ساتھ رہنے کے لئے بہت محنت کرتی ہے۔ ہم یہاں آپ کا پیغام مختلف زبانوں میں پڑھ سکتے ہیں۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ آپ ملک کے سب قوانین کی پاسداری کرتے ہیں۔ اور مختلف زبانوں کا استعمال کرتے ہیں کیونکہ یہاں مختلف لوگ رہتے ہیں۔ لیکن ایک بات ہے جو ہمیں آپس میں ملاتی ہے یعنی محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ حضور! مَیں آپ کے آنے کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مَیں اس جماعت کو ان کی نئی مسجد کے ساتھ مستقبل میں بہت کامیابی کی دعا کرتا ہوں۔''

☆ Mr. Francis Stijnen جو کہ Turnhout کے میئر ہیں، نے بھی اپنا ایڈریس پیش کیا۔ آپ نے Catholic University of Leuven سے گریجوایشن اور جدید تاریخ کی ڈگری لی۔ آپ 2008ء سے تا حال میئر ہیں۔ آپ نے بطور کونسلر بارہ سال خدمت سرانجام دی ہے۔

بقیہ صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 180

مکرم عمر بُورَقبہ صاحب (1)

خاندانی پس منظر

مکرم عمر بورَقبہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

میری پیدائش مراکش میں 1945ء میں ایک متدین خاندان میں ہوئی جو صوم وصلاۃ کا پابند اور دینی علوم سے خاص شغف رکھتا تھا۔ میرے والد محمد بن عبدالسلام بورقبہ صاحب ایک عالم فاضل انسان تھے۔ پچاس کی دہائی میں انہیں مراکش کے وزیر اوقاف کے طور پر بھی کام کرنے کا موقع ملا۔

بورقبہ کی وجہ تسمیہ

بُورقبہ کا مطلب ہے گردن والا۔اس کی وجہ یہ تھی کہ میرے پرانے آباء واجداد میں سے ایک بزرگ تجارت وغیرہ کرتے تھے اور اپنا مال ایک بیگ میں ڈال کر ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ یہ بیگ انہوں نے اونٹ کی گردن کے ایک حصہ سے چمڑا احتیاط کے ساتھ گولائی میں ہی اتار کر اس کا پیندا اور ڈھکن لگا کر بنایا تھا۔ یہ بیگ بظاہر اونٹ کی گردن کی طرح ہی لگتا تھا۔ یہ دیکھ کر لوگوں نے انہیں بُورقبہ کہنا شروع کر دیا۔ یعنی وہ شخص جو اونٹ کی گردن اٹھائے پھرتا ہے اور یوں یہ نام خاندان کی پہچان بن گیا۔

تعلیم

والد صاحب کی وفات کے بعد میں نے پڑھائی چھوڑ دی۔1960 میں میرے بڑے بھائی نے والدہ، مجھے اور میری بہن کو اپنے پاس رباط میں بلا لیا اور ہماری پڑھائی وغیرہ کا بندوبست کیا۔لیکن میرا دل پڑھائی میں نہ لگا۔ مجھے آرٹ کا بہت شوق تھا۔ میں نے ایف اے سے پہلے ہی تعلیم کو خیر باد کہہ دیا لیکن اس عرصہ میں اپنے اردگرد کے ماحول میں مَیں آرٹ کے حوالے سے اس قدر مشہور ہو گیا تھا کہ مَیں نے اپنے فن پاروں کی کئی نمائشیں لگائیں۔

لڑکپن کے دو رؤیا

میرے والد صاحب ابھی زندہ تھے جب مَیں نے ایک رات رؤیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ سے کچھ گفتگو کا شرف بھی حاصل ہوا۔ مَیں نے اپنے والد صاحب کو بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ اس رؤیا کا تعلق تمہاری ذات کے ساتھ ہے لہٰذا کسی کو اس کے بارہ میں نہ بتانا۔ چنانچہ مَیں نے کسی کو اس کے بارہ میں نہ بتایا۔

اس کے کچھ عرصہ بعد مَیں نے دوبارہ رؤیا میں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں لیکن گھر کے اندرونی دروازے سے داخل ہوئے ہیں۔ گو مجھے خواب میں پورا یقین تھا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن ان کی شکل وصورت پہلے رؤیا میں دیکھی گئی شکل سے مختلف تھی۔ خواب سے بیداری کے بعد مجھے بار بار یہ خیال آیا کہ میرے والد صاحب نے تو مجھے بتایا تھا کہ جس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو وہ یقین رکھے کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی دیکھا تھا۔ پھر دونوں خوابوں میں دیکھی گئی شکلوں میں اختلاف کیوں ہے۔ بہرحال اس وقت میں نے اس دوسرے رؤیا کی بابت بھی کسی کو نہ بتایا۔

جماعت سے تعارف

1970ء یا 1971ء کی بات ہے کہ رباط میں میری ملاقات چند ایسے پاکستانیوں سے ہوئی جو گھر گھر جا کر امام مہدی کی آمد کا پیغام پہنچا رہے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے امام مہدی بنا کر بھیجا ہے۔ یہ بات میرے دل کو لگی اور میں بھی اس تبلیغی مہم میں ان کے ساتھ ہو لیا۔ لیکن مجھے تفصیلی طور پر احمدیت کے بارہ میں کچھ پتہ نہ چل سکا۔ گھر آ کر میں نے اپنے بڑے بھائی سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے مجھے سختی سے منع کرتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ قادیانی ہیں اور مسلمان بھی نہیں ہیں۔ اس لئے ان سے دُور ہی رہیں۔

(ہمیں معلوم نہیں ہوسکا کہ یہ احمدی کس علاقہ سے تبلیغ کی غرض سے مراکش کے شہر رباط میں گئے تھے۔ تاہم قارئین کرام میں سے اگر کسی کو اس بارہ میں کچھ علم ہو تو ہمیں ضرور مطلع فرمائیں تا ان کے نام بھی ہم تاریخ کے اوراق میں درج کر دیں جن کی مخلصانہ تبلیغی مساعی کو خدا کے فضل سے وقت پر پھل لگ گیا۔)

ابن عربی کی کتب

کچھ عرصہ کے بعد میں رباط سے مراکش واپس آ گیا۔ جہاں میری ملاقات ایک اطالوی عیسائی سے ہوئی جو علم لاہوت کا ماہر تھا اور ایک عرصے سے مراکش میں مقیم تھا۔ اس سے میری جان پہچان ہوئی تو مختلف موضوعات پر بات ہونے لگی۔ ایک دن جب میں اسے عربی زبان کے حروف کے معانی کے بارہ میں بتا رہا تھا تو اس نے کہا کہ لگتا ہے تم نے محی الدین ابن عربی کی تالیفات پڑھی ہیں کیونکہ ان میں اس طرح کے علمی نکات پائے جاتے ہیں۔ اس سے ملاقات کے بعد گھر واپس آتے ہوئے میں بازار سے ابن عربی کی کچھ کتب بھی خرید لایا۔ اور پھر یوں ہوا کہ میں نے پانچ سال تک ابن عربی کی کتب کا مطالعہ کیا حتی کہ میں نے ان کی تمام کتب نہ صرف پڑھیں بلکہ ان میں مذکور مفاہیم کا بھی دل سے قائل ہو گیا۔ ان میں سے سب سے زیادہ اہم نقطہ نظر یہ تھا کہ ہر قسم کی نبوت ختم نہیں ہوئی بلکہ صرف تشریعی نبوت ہی منقطع ہوئی ہے لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں نبی آنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان کتب کے مطالعہ نے مجھے احمدیت کو قبول کرنے کے لئے ذہنی طور پر تیار کر دیا تھا۔

شادی اور نیک لوگوں سے ملنے کی نوید

اسی عرصہ میں میری شادی اٹلی کے شمالی علاقے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون سے ہو گئی۔ زندگی کے کئی سال انہی جھمیلوں میں گزر گئے جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے اولاد کی نعمت سے بھی نوازا۔ میری دینی حالت بہت زیادہ اچھی نہ تھی تاہم نماز وغیرہ پڑھنے میں باقاعدگی تھی۔ ایسی حالت میں بھی مجھے احساس ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت اور فضل میرے شامل حال ہے۔ اسی عرصہ میں مَیں نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ میں بائیں جانب جا رہا ہوں جہاں سے بم پھٹنے اور میزائل چلنے کا منظر دکھائی دیتا ہے۔ پھر جب اچانک میں دائیں جانب دیکھتا ہوں تو نیک اور پارسا لوگوں کی ایک جماعت مجھے مل جاتی ہے۔

اس رؤیا سے بھی میں یہی سمجھا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ضائع نہیں ہونے دے گا اور نیک لوگوں کی صحبت عطا فرمائے گا۔

35 کا ہندسہ

جب ڈش انٹینا ہمارے ملک میں آیا تو مجھے یاد ہے کہ میں مراکش میں سب سے پہلے ڈش لگوانے والوں میں سے ایک تھا۔ ڈش انٹینا پر مختلف چینلز اور ان کے پروگرام دیکھنا میرا مشغلہ بن گیا۔ مَیں رات کو ٹی وی دیکھتا رہتا اور صبح فجر کے بعد ہی سوتا۔

1995ء کی بات ہے کہ ایک روز فجر کے بعد جب سویا تو میں نے دیکھا کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ اٹلی کے شمالی علاقے میں ایک مجلس میں ہوں جہاں میری بیوی مجھے اپنا کارڈ نکال کر دیتی ہیں اور میں کارڈ پر لکھا نمبر پڑھتا ہوں۔ خواب سے بیدار ہونے پر اس کارڈ کے نمبر سے صرف 35 کا ہندسہ ہی ذہن میں رہا۔

دوپہر کو میں نے اچانک ٹی وی آن کیا تو یہ دیکھا کہ رات کو ٹی وی بند کرتے وقت جو چینل میں دیکھ رہا تھا اسی چینل پر لقاء مع العرب پروگرام چل رہا تھا۔ {اس وقت ایم ٹی اے کی نشریات چند گھنٹوں کی تھیں جس کے لئے کسی چینل سے وقت لیا جاتا تھا جبکہ باقی اوقات میں اس چینل کے اپنے دیگر پروگرام چلتے تھے}۔ اس سے عجیب بات یہ ہوئی کہ اس وقت لقاء مع العرب میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کے بارہ میں بات ہو رہی تھی۔ اور جب یہ بتایا گیا کہ آپ کی پیدائش 1835ء میں ہوئی تو چند گھنٹے پہلے دیکھے ہوئے رؤیا میں سے 35 کا ہندسہ یاد رہنے کا معنی بھی سمجھ میں آ گیا۔

امام مہدیؑ اپنے آقاؐ کا ظلّ

35 کے ہندسے کے بارہ میں اس غیر معمولی توارد یا اتفاق نے میری نظریں ٹی وی پر مرکوز کر دیں اور میں ہمہ تن گوش ہو کر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر کے بعد ہی ٹی وی پر حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی جسے دیکھتے ہی میں نے کہا میں نے انہیں پہلے بھی دیکھا ہوا ہے۔ اس وقت مجھے اپنا وہ رؤیا یاد آ گیا جس میں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور کہا تھا کہ ان کی تصویر پہلے رؤیا میں دیکھی گئی تصویر سے مختلف تھی۔

اب مجھے حقیقت سمجھ میں آ گئی کہ اس رؤیا میں یہ پیغام تھا کہ امام مہدی علیہ السلام، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی آمد ثانی اور آپ کا ظلّ کامل ہوگا۔ اور جہاں تک امت محمدیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آنے کا تعلق ہے تو یہ بات تو میں پہلے ہی ابن عربی کی کتب پڑھ کر قبول کر چکا تھا اس لئے مجھے اس بارہ میں کوئی شک وشبہ بھی پیدا نہ ہوا اور میں نے فوراً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر لیا۔

اس وقت مجھے بالکل پتہ ہی نہیں تھا کہ امام مہدی علیہ السلام کی جماعت میں شمولیت کیلئے باقاعدہ بیعت کرنے اور بیعت فارم ارسال کرنے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا میں اپنے آپ کو اس وقت سے احمدی ہی سمجھتا تھا۔ اس کے بعد میں باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھتا رہا اور علمی وروحانی اعتبار سے اس چشمہ سے بہت فیض پانے کا موقع ملا۔ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ میں اپنے والد محترم کی شبیہ نظر آتی تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات

ایک دن میں نے ٹی وی چلایا تو اچانک اپنے سامنے ایک ہولناک منظر دیکھ کر حیران وششدر رہ گیا۔ میرے سامنے سکرین پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات کے بعد کی تصویر تھی۔ میں غم وحزن کی تصویر بنا تمام دن ٹی وی کے سامنے بیٹھا روتا رہا۔ میری بیٹی نادیہ بار بار آ کر مجھے دلاسہ دیتی اور میرا غم بانٹتی رہی۔ میں نے مسلسل تمام نشریات کو دیکھا اور سنا اور جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انتخاب کا اعلان ہوا اور آپ کی بیعت ہوئی تو مجھے بھی ایسے لگا جیسے ٹی وی کے ذریعہ میں لوگوں کے درمیان اس بیعت میں شامل ہوں اور بیعت کے الفاظ دہرا رہا ہوں۔

بیٹی کی بیعت

2007ء میں میری بیٹی نادیہ بورقبہ اعلیٰ تعلیم کے لئے فرانس آ گئی۔ قبل ازیں یہ اکثر میرے ساتھ بیٹھ کر ایم ٹی اے دیکھتی اور جماعت کے بارہ میں جانتی تھی۔ میں اکثر اسے کہتا تھا کہ میں تمہارے لئے نمونہ نہیں ہوں۔ مجھ میں بہت کمزوریاں اور خطائیں ہیں، تاہم اگر تم نے درست اسلام کی پیروی کرنی ہے تو حضرت مرزا طاہر احمد کی پیروی کرنے کی کوشش کرو۔

فرانس جانے کے بعد نادیہ اکثر اداس رہتی تھی اور اسے اپنی روحانی حالت کے بارہ میں بھی کافی فکر تھی جس کا وہ اکثر فون پر مجھ سے اظہار کرتی تھی۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ وہ اس کی مدد فرمائے اور اسے اس اداسی کی کیفیت سے نجات عطا فرمائے۔ میری دعا اللہ تعالیٰ نے یوں قبول فرمائی کہ فرانس جانے کے ایک یا ڈیڑھ سال بعد میری بیٹی کا جماعت سے رابطہ ہو گیا اور اسے وہاں لٹریچر وغیرہ دیا گیا جس کو پڑھ کر اس کا دل مطمئن ہو گیا۔ بیعت سے قبل میری بیٹی

نے مجھے فون کرکے جماعت کے بارہ میں میری رائے پوچھی۔ اوراگرچہ میں نے اسے جماعت کے بارہ میں کچھ نہ کچھ بتایا ہوا تھا لیکن نہ میں نے درست طریق پر بیعت کی تھی اور نہ ہی اس کی اہمیت کا اندازہ تھا، بلکہ محض یہ تصور تھا کہ میں نے دل سے اس جماعت کو قبول کیا ہے لیکن اس کے بارہ میں جماعت کے سربراہ کو بتانے یا خودکواحمدی کہنے وغیرہ کے بارہ میں مجھے کچھ علم نہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ میری بیٹی مجھے اس جماعت سے ہمدردی رکھنے والا ہی تصور کرتی رہی اور جب اسے خود مطالعہ کرکے جماعت کی صداقت کا یقین ہوگیا اور اسے درست طریق پر بیعت کرنے کا کہا گیا تو اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میری ہمدردی اس جماعت کے ساتھ ابھی تک قائم ہے یا نہیں۔ میں نے اس کے جواب میں اسے کہا کہ بیٹا یہ جماعت بنی ہی اسلام کے دفاع کے لئے ہے۔ آج اگر اسلام کی تعریف بیان کرنی ہو تو صرف یہی جماعت درست طور پر اسلام کی تعریف بیان کرسکتی ہے۔ پس آج اگر کسی نے حقیقی اسلام کی مخلصانہ نیت کے ساتھ تبلیغ کرنی ہے تو اسے احمدی ہونا پڑے گا۔ الغرض جماعت احمدیہ کا منہج ہی حقیقی اسلام ہے۔

یہ سن کر میری بیٹی نے مجھ سے کہا کہ پھر میں تو بیعت کرکے اس جماعت میں داخل ہوتی ہوں۔ میں نے کہا یہ نہایت مبارک فیصلہ ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اس پر اس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کا کیا خیال ہے؟ میں نے کہا کہ میں تو ایک عرصہ سے اس جماعت کے ساتھ ہوں۔ اس نے کہا کہ اس طرح جماعت میں شمولیت نہیں ہوتی بلکہ اس کا ایک طریق ہے اور وہ یہ کہ بیعت کرنا لازمی ہے اور بیعت فارم پُر کرکے ارسال کرنا چاہئے۔ اس نے بتایا کہ مراکش میں بھی خدا کے فضل سے جماعت ہے اور وہ آپ سے رابطہ کریں گے۔

کچھ دنوں کے بعد ہی مجھ سے عبداللہ نامی ایک دوست نے رابطہ کرکے بتایا کہ وہ فرانس سے آیا ہے اور میری بیٹی کی طرف سے بھیجی گئی ایک کتاب مجھے دینا چاہتا ہے۔

اگلے دن وہ آئے تو ان کے ساتھ صدر جماعت مراکش مکرم عصام الخامسی صاحب بھی تھے۔ میری بیٹی نے صدسالہ جوبلی کے موقع پر شائع ہونے والا مجلّہ التقویٰ کا خاص شمارہ میرے لئے ارسال کیا تھا جسے پڑھ کر مجھے جماعت کی تاریخ، تبلیغ اور مختلف کاموں کے بارہ میں تفصیل سے معلومات حاصل ہوئیں۔

(باقی آئندہ انشاءاللہ)

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم

ایک تجزیہ

پاکستان کی عدلیہ جس کا بنیادی کام ہی معاشرے کے نسبتاً غیر اہم سمجھے جانے والے حصوں کے حقوق کی حفاظت کرنا ہے، احمدیوں کے خلاف امتیازی سلوک پر مبنی قوانین کو برقرار رکھے ہوئے ہے

(انگریزی تحریر: یاسر لطیف ہمدانی
اردو ترجمہ: طارق حیات مربی سلسلہ احمدیہ)

حصول پاکستان کے وقت بنیادی وعدہ تو یہ تھا کہ اس نئی مملکت کی اکثریت اپنی عددی برتری کو بنیاد بناتے ہوئے، یہاں پر آباد ہونے والی اقلیتوں پر نہ تو حاوی ہوگی اور نہ ہی ایسا کرنا پسندیدہ عمل ٹھہرے گا مگر حقائق کا تجزیہ آج بالکل برعکس تصویر پیش کررہا ہے یعنی آج پاکستان میں تمام حاکمانہ اختیارات کا ارتکاز بنیاد پرست خدائی فوجدار ٹولہ کی طرف ہو چکا ہے۔

آج کل ہمیں ایک بار پھر بے چارے احمدیوں کے خلاف نفرت کی تازہ لہر بڑی شدت سے پھیلتی نظر آرہی ہے۔ لاہور میں ایک احمدی لڑکی کو صرف اس بنا پر اس کی یونیورسٹی سے خارج کردیا گیا کہ اس نے درسگاہ کے احاطہ کے اندر اپنی جماعت کے خلاف جاری نفرت کی مہم کو روکنے کی کوشش کی۔ ادھر راولپنڈی میں جاہل اور گنوار لوگوں کا ہجوم مسلسل برسرِ پیکار ہے کہ کسی طرح ایک احمدیہ ''عبادت گاہ'' کو مقفل کروادے کیونکہ یہ عبادت گاہ ان کے نزدیک ''خلاف قانون'' ہے۔ بالالفاظ دیگر اپنی چار دیواری کے اندر اپنے عقیدہ پر عمل کرنا، ان لوگوں کی نظر میں ''آئین کی خلاف ورزی'' بن چکا ہے جنہوں نے شائد ایک بار بھی ''پاکستان کے آئین'' کو کھول کر نہ دیکھا ہوگا جبکہ اس کے ردعمل کے طور پر یہ ساری جماعت اپنے پاکستانی بھائیوں کے لئے دعاؤں میں جھکنے اور نفلی روزے رکھنے میں لگی ہوئی ہے کیونکہ پاکستان میں اس جماعت کی بڑی تعداد کو محض عقیدہ کے اختلاف کی بنا پر مسلسل مظالم کا تختہ مشق بنایا جا رہا ہے۔

1919ء کے معروف زمانہ مقدمہ ''ابراہام بنام ریاست ہائے متحدہ امریکہ'' کے فیصلہ میں ایک جج Oliver Wendell Holmes نے اختلافی نوٹ لکھا اور پیغام دیا کہ جب ایک معاشرے میں رہتے ہوئے انسانوں کو اس بات کا مکمل احساس ہوجائے کہ یہاں ان کے علاوہ بھی مختلف عقائد رکھنے والے لوگ بھی بس رہے ہیں تو انہیں اپنے طرزعمل پر نگاہ رکھنے کے علاوہ اس حقیقت کا بھی ادراک ہوجانا چاہئے کہ اچھائیاں آپس میں مل بیٹھنے سے بڑھتی ہیں اور خوبیوں کے اسی لین دین کے دوران اپنی سچائی منوالینا ہی اصل برتری ہوا کرتی ہے۔ اسی اصول کی بنیاد پر عرض ہے کہ اگر احمدیوں کے عقائد اتنے ہی جھوٹے اور بے ہودہ ہیں جیسا کہ مولوی حضرات اعلان کرتے پھرتے ہیں تو پھر یہ مُلّاں خوفزدہ کیوں ہیں؟ اور کیوں احمدیوں کا مکمل خاتمہ چاہتے ہیں؟ کیوں موقع نہیں دیتے ہیں کہ یہ احمدی عقائد ''نظریات کے بازار'' میں خود ہی بے وقعت ہوجائیں؟

1973ء کے آئین پاکستان کی شق نمبر 20 کے مطابق ہر پاکستانی شہری کو اپنے مذہب کو اختیار کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کی مکمل آزادی حاصل ہے اسی طرح ہر مذہبی فرقہ اور گروہ کو مکمل آزادی حاصل ہے کہ وہ اپنی عبادت گاہوں اور تعلیمی اداروں کی تعمیر کرسکے۔ یاد رہے کہ یہ بنیادی حقوق سب سے زیادہ اہم ہیں اور پاکستان میں مذہبی آزادی کی حسین عمارت میں کونے کے پتھر کی حیثیت رکھنے والے ان حقوق کو دیگر عقلی دلائل سے کہیں زیادہ امن وامان کی ضمانت اور اخلاقیات کی تائید حاصل ہے الغرض کسی کو بھی مذہبی آزادی اور آزادی ضمیر سے کسی بھی صورت میں محروم نہیں کیا جاسکتا ہے۔ یعنی احمدیوں کو پاکستان کے آئین کی شق نمبر 260 کے تحت آئین وقانون کے مقاصد کے لئے ''غیر مسلم'' تو کہا جا سکتا ہے مگر ان سے پاکستان کی شہریت نہیں چھینی جاسکتی ہے۔ مگر پاکستان **کی عدلیہ جس کا بنیادی کام ہی معاشرے کے نسبتاً غیر اہم سمجھے جانے والے حصوں کے حقوق کی حفاظت کرنا ہے، احمدیوں کے خلاف امتیازی سلوک پر مبنی قوانین کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔**

مثلاً ہم فرض کرتے ہیں کہ ایک احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے تو وہ پاکستان کے دستور کی خلاف ورزی کرتا ہے اور آئین کی شق 260 کے مطابق پاکستان کی ریاست ایک احمدی کو خود کو مسلمان کہنے پر راضی نہیں ہوتی ہے نیز اس پر ایک مسلمان کے لئے خاص قانونی امور نہیں لاگو ہوں گے۔

مگر پاکستان کے آئین کی شق 260 اور شق نمبر 19 (آزادی تقریر و رائے) شق نمبر 20 (مذہبی آزادی) کا ایک ساتھ مطالعہ روشن کردیتا ہے کہ کسی بھی احمدی کو خود کو مسلمان کہنے میں کوئی بھی قانونی روک نہ ہے خواہ پاکستان کا آئین وقانون اس بابت رضامندی نہ بھی دے۔ اس حقیقت کے ظاہر ہونے پر، ہر عاقل اور سمجھدار کے نزدیک 1984 کا آرڈیننس XX ساری جماعت احمدیہ کے تمام بنیادی حقوق کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ مگر ستم ظریفی ملاحظہ ہو، 1993ء کے مقدمہ ظہیر الدین بنام ریاست میں سپریم کورٹ پاکستان کے تین ممبر بینچ کے دو ممبران مذکورہ بالا حقوق کی پامالی سے متفق نہ ہیں۔ دستور پاکستان کے شارح ان صاحبان کے نزدیک احمدیوں کا خود کو مسلمان ظاہر کرنا یا خود کو مسلمان تصور کرنا ہی آئین کی اسی طرح کھلی خلاف ورزی ہے جس طرح ذہنی ملکیت کے حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ ان جج صاحبان میں سے ایک تو اس حد تک آگے بڑھے اور فیصلہ دیا کہ کسی بھی مسلمان کو ایسی صورت حال میں غیظ وغضب دکھانا چاہئے اور اس بناء پر وہ ایسے احمدیوں پر حملہ بھی کرسکتے ہیں۔

اے خدایا! کیا یہ پاکستان کا سپریم کورٹ ہے؟؟ مائی لارڈ!! آپ کے مذہبی تعصّبات کی یہ حد اور انصاف کی کرسی؟؟ آپ کس طرح ایک عددی اکثریت والے گروہ کے مفادات کے حامی بن کر اپنے فرائض نبھا سکتے ہیں؟؟ کیا آپ پاکستان کی اعلیٰ عدلیہ کے طور پر عقائد ونظریات سے بلند تر ہوکر پاکستان کی تمام عوام کے بنیادی حقوق کی حفاظت کے فریضہ پر مامور نہ ہیں؟ پس سپریم کورٹ کو پاکستان کے احمدیوں، شیعوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کے حقوق کی حفاظت جیسے واضح فریضہ کی بجاآوری کے لئے کمربستہ ہوجانا چاہئے۔ لیکن اگر آپ اپنے تعصّبات کو نہیں چھوڑ سکتے ہیں یا ہمت اور جرأت کے فقدان کے باعث ہر ایک پاکستانی کے حقوق کی حفاظت سے قاصر ہیں تو میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ استعفاء دیں اور مجھے موقع دیں کہ آپ کی جگہ کسی مضبوط متبادل کو لاسکوں۔

اس مضمون کا آخری مگر نہایت اہم امر یہ ہے کہ احمدیوں پر ہونے والے مذہبی مظالم کی تاریخ جتنی شرمناک ہے اتنی ہی زیادہ غیر شریفانہ بھی ہے۔ پاکستان مخالف مجلس احرار الاسلام نے جس نے 1940ء کی دہائی میں مسلم لیگ کی مخالفت کی تھی، نے احمدیوں کے خلاف نفرت کی خوب آگ سلگائی تاکہ مسلم لیگ کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچا سکے کیونکہ مسلم لیگ کے لئے خدمات بجا لانے والوں میں متعدد معروف احمدی حضرات تھے۔ اس گروہ کی مخالفت کا سب سے زیادہ نشانہ بننے والا وجود چوہدری ظفراللہ خان صاحب کا تھا جو نہ صرف پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ تھے بلکہ قائداعظم محمد علی جناح کے مطابق ان کی ٹیم کے سب سے زیادہ قابل مسلمان ممبر تھے۔ دراصل قائداعظم محمد علی جناح خود بھی احمدیوں پر ہونے والے مذہبی مظالم پر خوفزدہ تھے، آپ اپنی زندگی میں مولویوں کے مطالبات ماننے سے مسلسل انکار کرتے رہے، کیونکہ آپ کا اصول تھا کہ جو بھی اپنے آپ کو مسلمان کہے وہ مسلمان ہے۔ آپ کے اصولی بیان کی ہی وجہ سے مجلس احرارالاسلام اور دیگر مذہبی فرقوں نے آپ کے لئے دائمی دشمنی کا دروازہ کھول دیا جبکہ یہی مذہبی جماعتیں آج ''نظریہ پاکستان'' کی محافظ ہونے کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں۔

حصول پاکستان کے وقت بنیادی وعدہ تو یہ تھا کہ اس نئی مملکت کی اکثریت اپنی عددی برتری کو بنیاد بناتے ہوئے، یہاں پر آباد ہونے والی اقلیتوں پر نہ تو حاوی ہوگی اور نہ ہی ایسا کرنا پسندیدہ عمل ٹھہرے گا مگر حقائق کا تجزیہ آج بالکل الٹ تصویر پیش کررہا ہے یعنی آج پاکستان میں تمام حاکمانہ اختیارات کا ارتکاز بنیاد پرست خدائی فوجدار ٹولہ کی طرف ہو چکا ہے۔ یہ روش ہمیں موت اور تباہی کے دہانے تک لے جانے والی ہے، وہ مقام جہاں سے واپسی ناممکن ہے۔ آج پاکستان کے مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ اور ٹھہر کر سوچنے کا مقام ہے کہ اسلامی جمہوریہ میں (اقلیتوں کیساتھ) اس قدر بدسلوکی، تکلیف رساں اور غلط فہمیوں پر مبنی سلوک ہمیں کہاں لے جائے گا؟؟؟

(اس مضمون کے مصنف لاہور میں رہنے والے وکالت پیشہ ہیں۔

(بشکریہ: ڈیلی ٹائمز۔ انٹرنیٹ ایڈیشن۔ سوموار۔ 5 دسمبر 2011ء)

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی نے صحابہ میں جو روحانی انقلاب برپا کیا تھا اس وجہ سے وہ اس فکر میں ہوتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات کا بیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جس جماعت کا قیام فرمایا ہے اُس میں قربانی کے اعلیٰ معیار، اپنی محبوب چیزوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے معیار، صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگیوں کے ساتھ ہی ختم نہیں ہوگئے۔ یا زیادہ سے زیادہ صرف ایک دو نسلوں تک نہیں چلتے رہے بلکہ سو سال سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد بھی قربانی کے یہ ذوق و شوق اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم ہیں۔

آج جب دنیا مادی عیش و آرام اور سہولتوں کے لئے اپنے مال خرچ کرتی ہے یا خواہش رکھتی ہے، احمدی اُن کو ثانوی حیثیت دیتے ہوئے دین کی خاطر قربانیاں دیتے چلے جاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ عالمگیر کی مالی قربانی کے دلچسپ و روح پرور واقعات کا بیان

وقف جدید کے 55 ویں مالی سال کا اعلان

گزشتہ سال وقف جدید میں جماعت نے 46 لاکھ 93 ہزار پونڈز کی قربانی پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ پاکستان اول، امریکہ دوم اور برطانیہ تیسرے نمبر پر رہے۔

مختلف ممالک اور جماعتوں کی مالی قربانی کے جائزے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 6؍جنوری 2012ء بمطابق 6؍صلح 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّحَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ

(آل عمران:93)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے (خدا تعالیٰ کی راہ میں) خرچ نہ کرو۔ اور جو کوئی چیز بھی تم خرچ کرو اللہ اُسے یقیناً خوب جانتا ہے۔

بِرّ اعلیٰ قسم کی نیکی کو بھی کہتے ہیں اور بِرّ کامل نیکی کو بھی کہتے ہیں۔ جیسا کہ ترجمہ میں بتایا ہے۔ پس ایک حقیقی مومن جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش میں رہتا ہے نیکیوں کے وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کرنی چاہئے جو اُس کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے والے ہوں۔ قرآنِ کریم میں جہاں اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے مختلف رنگ میں، مختلف نیکیوں کا ذکر کیا گیا ہے اور اُن کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال کے خرچ کو بھی اور اپنی مختلف صلاحیتوں کے خرچ کو بھی نیکی قرار دیا گیا ہے۔ اس آیت میں بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کو بہت بڑی نیکی قرار دیا گیا ہے۔ اور فرمایا کہ جس مال یا چیز سے تمہیں محبت ہے اگر وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے تو تب یہ بڑی نیکی ہوگی۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر اُس نیکی کا بدلہ دیتا ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کی جاتی ہے لیکن بہترین جزا اُس وقت ملتی ہے جب بہترین چیز اُس کی راہ میں قربان کی جائے۔ یا خدا تعالیٰ کو وہ بندہ سب سے زیادہ پسند ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نیکیوں کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اُس کے حصول کے لئے وہ اپنی پسندیدہ ترین اور محبوب ترین چیز بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں دینے سے گریز نہیں کرتا۔

پس سچے ایمان، سچی نیکی اور قربانی کے اعلیٰ معیار کا اُس وقت پتہ چلتا ہے جب اُس چیز کو قربان کیا جائے جو اُسے سب سے زیادہ پسندیدہ ہو۔ ایمان کی مضبوطی اور سلامتی کے لئے بھی ہر قسم کی قربانی کے لئے مومن تیار رہتا ہے اور ایک حقیقی مومن کو (تیار) رہنا چاہئے۔ نیکیوں کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کے لئے بھی ہر وقت ایک حقیقی مومن بے چین رہتا ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ایک صحابی ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں اپنا سب سے پسندیدہ مال جو بئرِ روحا کے نام سے جانا جاتا تھا، وہ اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بڑی خوشی کا اظہار فرمایا۔ پھر اُس کو فرمایا کہ اس کو تم نے کس طرح خرچ کرنا ہے۔

(بخاری کتاب التفسیر باب لن تنالوا البر حتی ......حدیث نمبر4554)

بہرحال صحابہ ہر وقت اس تڑپ میں رہتے تھے کہ کب کوئی نیکی کا حکم ملے اور ہم اسے بجا لانے کے لئے ایمان، اخلاص، وفا اور قربانی کا اظہار کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو انتہائی قابلِ رشک فرمایا ہے۔ اور یہ معیار حاصل کرنے والے ہمیں صحابہ رضوان اللہ علیہم میں بے شمار نظر آتے ہیں جو سرًّا بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرتے تھے اور اعلانیہ بھی۔ چھپ کر بھی کرتے تھے اور ظاہری طور پر بھی کرتے تھے تاکہ وہ معیار حاصل کریں جو اللہ تعالیٰ ایک مومن سے چاہتا ہے۔ اُن کی قربانیوں کی نیت بھی خدا تعالیٰ جانتا تھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کو بے انتہا نوازا۔ معمولی کام کرنے والوں کو ایک وقت آیا کہ کروڑوں کا مالک بنا دیا۔ اور یہ مالی فراوانی اُن کے ایمان اور یقین کو مزید جِلا بخشتی گئی۔ وہ آنے والے مال کو اور جائیداد کو بے دریغ، بغیر کسی خوف و خطر کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے چلے گئے۔ اُن کو اس بات کا عرفان اور ادراک حاصل تھا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ بے انتہا نوازتا ہے۔ سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اُدھار نہیں رکھتا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی نے اُن میں جو روحانی انقلاب برپا کیا تھا اُس وجہ سے

وہ اس فکر میں ہوتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ یہی اُن کا مقصود تھا جس کے لئے وہ سر توڑ کوشش کرتے تھے۔ صحابہ کی زندگیاں اس بات کی شاہد ہیں کہ انہوں نے اس مقصود کو پا بھی لیا جس کے لئے وہ کوشش کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خوشنودی کی سند حاصل کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان صحابہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

'' کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو اُن کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لیے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تب کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی، ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضا مندی کا نشان ہے، کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟'' فرمایا'' بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا مندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لیے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اُس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر47۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اس زمانے میں دنیا کی اصلاح کے لئے، دنیا کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے۔ آپ علیہ السلام صحابہ کی مثال دے کر جب ہمیں کچھ بیان فرماتے ہیں تو اس لئے کہ یہ پاک نمونے ہمارے لئے اسوہ ہیں۔ ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرو۔ اور اگر کوشش کرو گے تو حقیقی نیکیاں سرانجام دینے والے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن سکو گے۔ اور پھر جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی براہِ راست تربیت سے ایسے ہزاروں وجود دنیا کو دکھائے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور اس ایمان کی حرارت اور قربانیوں کی وجہ سے جماعت ہر دن ایک نئی شان سے ترقی کی منازل طے کرتی چلی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی اُن لوگوں نے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت پائی، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس پیغام کو خوب سمجھا کہ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ: '' نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نصّ صریح ہے: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے، اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر47۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

صحابہ، جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ تھے وہ اس بات کا ادراک حاصل کرنے کے بعد قربانیوں کے لئے بے چین رہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اعلیٰ معیار کی نیکیاں حاصل کرنے کے لئے دعا کی درخواست کیا کرتے تھے۔ کوشش بھی کرتے تھے اور پھر اللہ تعالیٰ کے نظارے بھی دیکھتے تھے۔ یہاں میں آپ کو ایک دو مثالیں پیش کرتا ہوں۔

حضرت صوفی نبی بخش صاحبؓ مہاجر قادیان بیان کرتے ہیں کہ: '' ایک دفعہ میں سالانہ جلسہ پر حاضر ہوا تو مَیں نے عرض کی کہ میں نے خلوت میں'' (علیحدگی میں) '' کچھ عرض کرنا ہے''۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے) '' فرمایا اندر آ جاؤ۔ اتفاق سے وہ کھڑکی کھلی رہی اور میرے ساتھ اور کئی احباب اندر آ گئے۔ مَیں نے عرض کی کہ والد صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے لڑکے کو اچھی تعلیم دی۔ جب سے ملازم ہوا ہماری کوئی خدمت نہیں کی''۔ (مَیں نے یہ عرض کیا حضور کی خدمت میں کہ والد تو یہ کہتے ہیں کہ مَیں نے بیٹے کو تعلیم دلوائی، ملازمت دلوائی، ہماری خدمت نہیں کر رہا۔) '' اور بیوی کہتی ہے کہ تو اچھا احمدی ہوا ہے کہ جو کچھ میرے پاس زیور تھا وہ بھی بِک گیا ہے''۔ (باپ کو بھی شکوہ ہے، بیوی کو بھی شکوہ ہے)۔ پھر آگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ '' اور یہاں مَیں دیکھتا ہوں کہ اس سلسلہ کی خدمت کے لئے آپ کے مرید ہزاروں روپیہ قربان کرتے ہیں۔ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دگنی تگنی تنخواہ دے تو میں آپ کی خدمت کر سکوں''۔

ایک طرف باپ کی طرف سے شکوہ ہے کہ میری خدمت نہیں کر رہے، اتنا لکھایا پڑھایا۔ بیوی کی طرف سے شکوہ ہے کچھ نہیں لے کے آتے مجھے اپنا زیور بیچنا پڑتا ہے اور ادھر جب میں نیکیاں دیکھتا ہوں جو یہاں ہو رہی ہیں، قربانیاں دیکھتا ہوں جو آپ کے پاس ہو رہی ہیں کہ لوگ آتے ہیں اور ہزاروں روپیہ دے جاتے ہیں، اس لئے میرے لئے بھی دعا کریں کہ مجھے بھی اللہ توفیق دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ باتیں سن کے فرمایا کہ '' بہت اچھا ہم دعا کرتے ہیں۔ آپ یاد دلاتے رہیں''۔ (تو یہ کہتے ہیں کہ) '' اُس وقت میری تنخواہ 55 روپے تھی۔ پھر لاہور پہنچ کر ایک کارڈ یاد دہانی کے لئے لکھا''، یعنی دعا کے لئے خط لکھا'' تو اسی اثناء میں مجھے یوگنڈا ریلوے کی طرف سے 120 روپے تنخواہ اور 45 روپیہ بطور الاؤنس کی ملازمت مل گئی۔ جب مجھے پہلی تنخواہ ملی تو مَیں فوراً حضور کے آگے نذرانہ رکھ دیا جو کہ میرے دل میں تھا''۔ (جماعت کے چندے کے لئے، خرچ کے لئے) '' اور اس کے بعد پھر میں افریقہ چلا گیا۔ میں جب تک وہاں رہا تین گنا تنخواہ ملتی رہی یہ آپؑ کی قبولیتِ دعا کا معجزہ ہے''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر15 صفحہ نمبر105 روایت حضرت صوفی نبی بخش صاحبؓ)

پھر ایک صحابی حضرت منشی ظفر احمد صاحب بذریعہ میاں محمد احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ چوہدری رستم علی خاں صاحب مرحوم انسپکٹر ریلوے تھے۔ ایک سو پچاس روپیہ اُن کو ماہوار تنخواہ ملتی تھی۔ بڑے مخلص اور ہماری جماعت کے قابلِ ذکر آدمی تھے۔ وہ بیس روپیہ ماہوار اپنے گھر کے خرچ کے لئے اپنے پاس رکھ کر باقی کل تنخواہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج دیتے تھے اور ہمیشہ اُن کا یہ قاعدہ تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر13 صفحہ نمبر360 روایت حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ)

پھر دیکھیں دین کی خدمت کے لئے اور قربانی دینے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غریبوں کے دلوں میں بھی شوق پیدا کیا تھا۔ اُن کو بھی تڑپ رہتی تھی جن کی کوئی آمد نہیں تھی۔ غربت تھی، بڑا خاندان تھا، بچے زیادہ تھے، خرچ پورے نہیں ہوتے تھے وہ کس طرح قربانی دیا کرتے تھے۔

حضرت قاضی قمر الدین صاحب رضی اللہ عنہ سائیں دیوان شاہ صاحب کے بارے میں واقعات بیان کر رہے ہیں اُس کے بعد لکھتے ہیں کہ '' مَیں بھی سائیں صاحب سے کبھی دریافت کیا کرتا کہ آپ کو قادیان شریف جانا کوئی خاص کام کی وجہ سے ہے؟'' کیونکہ جہاں ان کا گاؤں تھا، سائیں صاحب وہاں سے گزر کر جایا کرتے تھے اور رات بسر کیا کرتے تھے۔ سائیں دیوان شاہ نارووال کے رہنے والے تھے اور وہاں سے گزرتے ہوئے جاتے تھے۔ پیدل سفر کیا کرتے تھے۔ یہ، نارووال سے چلتے تھے اور قادیان آتے تھے جو کئی میل کا فاصلہ ہے۔ اگر بیچ میں سے بھی جائیں تو شاید کم از کم سو میل ہو۔ تو کہتے ہیں کہ '' قادیان شریف جانا کوئی خاص کام کی وجہ سے ہے یا شوقِ ملاقات سے جا رہے ہیں؟'' تو کہتے ہیں سائیں دیوان شاہ فرمایا کرتے تھے کہ '' مَیں چونکہ غریب ہوں، چندہ تو دے نہیں سکتا اس لئے جا رہا ہوں کہ مہمان خانے کی چارپائیاں بُن آؤں تا کہ میرے سر سے چندہ اتر جائے''۔ تو اس کی جگہ مَیں لنگر خانے کی جو چارپائیاں ہیں اُن کی بنائی کر کے مزدوری کا یہ کام کر آؤں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر2 صفحہ نمبر96 روایت حضرت قاضی قمرالدین صاحبؓ)

یہ دو تین مثالیں مَیں نے دی ہیں۔ پس یہ تھے ان لوگوں کی قربانیوں کے، اُن لوگوں کے معیار جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت سے فیض پایا اور روایات میں ایسی بے شمار مثالیں ہیں۔ لیکن مَیں وقت کی وجہ سے یہی چند ایک بیان کر رہا ہوں۔ اور اس بات کو پیش کرنا چاہتا ہوں اور اس بات پر ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہونے چاہئیں اور پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیں جھکتے چلے جانا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جس جماعت کا قیام فرمایا ہے اُس میں قربانی کے اعلیٰ معیار، اپنی محبوب چیزوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے معیار، صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگیوں کے ساتھ ہی ختم نہیں ہو گئے۔ یا زیادہ سے زیادہ صرف ایک دو نسلوں تک نہیں چلتے رہے بلکہ سو سال سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد بھی قربانی کے یہ ذوق وشوق اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم ہیں۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر نئے آنے والے مختلف ممالک کے احمدیوں میں اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی لگتا ہے ایک دوڑ لگی ہوئی ہے۔ آج جب دنیا مادی عیش و آرام اور سہولتوں کے لئے اپنے مال خرچ کرتی ہے یا خواہش رکھتی ہے تو احمدی اُن کو ثانوی حیثیت دیتے ہوئے دین کی خاطر قربانیاں دیتے چلے جاتے ہیں۔ مَیں سمجھتا ہوں احمدیوں کی یہ قربانیاں ہی دنیا کی آنکھیں کھولنے کے لئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے ثبوت کے لئے کافی ہیں۔ ایشیا، یورپ، افریقہ، امریکہ ہر جگہ یہ قربانی کے نظارے نظر آتے ہیں۔ جو قربانیاں دینے والے لوگ ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو سمجھنے اور اس پر پوری طرح عمل کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ پس جب تک ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے یہ کوشش جاری رکھیں گے، کوئی دشمن ہمارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ انشاء اللہ۔

ازدیادِ ایمان کے لئے آجکل کی قربانیوں کے بھی چند واقعات مَیں پیش کرتا ہوں۔

یہ پہلا واقعہ مَیں نے انڈیا کے ناظم مال صاحب کی وقفِ جدید کی رپورٹ سے لیا ہے۔ کہتے ہیں خاکسار اور انسپکٹر وقفِ جدید بجٹ بنانے کے سلسلے میں جماعت کیرولائی، کیرالہ میں دورے پر گئے۔ جب پہنچے تو ایک مخلص دوست سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے کہا مَیں نے ابھی ابھی فرنیچر کا نیا کاروبار شروع کیا ہے۔ میرا نئے سال کا وعدہ وقفِ جدید چار لاکھ روپے لکھ لیں۔ اس کے علاوہ اس بزنس سے جو بھی مجھے منافع ہو گا، علاوہ اور چندوں کے اس کا بھی دس فیصد مَیں چندہ وقفِ جدید مزید ادا کروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا، اُن کا نیا بزنس چل پڑا۔ انہوں نے اپنی بیوی کو ہدایت کی تھی کہ روز کی کمائی سے چندہ جات کا، جتنے بھی چندے ہیں اُن کا الگ حساب نکال کر رکھ لیں۔ اور سال بھر کا جب حساب کیا گیا تو ساڑھے پانچ

لاکھ روپیہ وقفِ جدید کا نکلا جو انہوں نے ادا کر دیا اور آئندہ سال کے لئے کہا کہ آئندہ سال میں دس فیصد کی بجائے منافع کا جو پچیس فیصد ہے وہ چندوں میں ادا کروں گا۔

پھر انڈیا سے ہی وقفِ جدید کے انسپکٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ مارچ 2011ء میں خاکسار جماعت احمدیہ بتھاری تشخیص بجٹ وقفِ جدید کے لئے پہنچا جہاں ایک خاتون کو جب تحریک کی اور احمدی اور مسلمان مستورات کی جانی اور مالی قربانیوں کے بارے میں واقعات سنائے تو انہوں نے اپنی ایک ماہ کی تنخواہ کے برابر وعدہ لکھوا دیا۔ اور وہ معمولی ٹیچر تھی، کوئی ایسی خاص آمدنی نہیں تھی کہ گزارہ بہت اچھا ہوتا ہو۔ پانچ ہزار روپیہ اُن کی تنخواہ تھی جو انہوں نے لکھوائی۔ کہتے ہیں مَیں پھر دوسری جگہ پہنچا جہاں اُس خاتون کے والد رہتے تھے۔ وہ صدر جماعت بھی تھے تو اُن کو بتایا گیا کہ آپ کی بیٹی نے بڑی قربانی کی ہے۔ اس پر وہ خوشی سے رو پڑے اور اپنی بڑی بیٹی کو بلایا اور اُس کو کہا کہ تمہاری بہن نے یہ قربانی دی ہے۔ تم اُس سے بڑی ہو تم کیا کہتی ہو۔ تو اُس نے فوراً اُس وعدے پر ایک ہزار روپیہ بڑھا کے اپنا وعدہ لکھوا دیا کہ میں بڑی ہوں اس لئے زیادہ دوں گی۔

پھر یہ دیکھیں کہ چند سال پہلے جو لوگ احمدیت میں شامل ہوئے ہیں، اُن کے اخلاص کا اور قربانی کے جذبے کا کیا حال ہے؟

امیر صاحب مالی بیان کرتے ہیں کہ ہماری جماعت کے ایک دوست ترابرے صاحب یونین کونسل میں کام کرتے ہیں۔ موصوف چندوں میں باقاعدہ ہیں اور مالی قربانی میں پیش پیش رہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مردم شماری کے کام کے لئے بتیس افراد پر مشتمل ایک ٹیم بنائی گئی اور کہا گیا کہ ایک مہینہ مسلسل کام کرنا ہے اور ایک دن بھی چھٹی نہیں کرنی۔ اس کے عوض ہر ایک کو ایک لاکھ فرانک سیفا بطور اجرت کے ملے گا۔ جو بھی ٹیم تھی ہر ایک کو اُس میں سے ایک لاکھ فرانک سیفہ ملے گا۔ چنانچہ کہتے ہیں ہم نے معاہدہ کر لیا۔ ابھی کام کے دن ختم ہونے میں چھ دن باقی تھے کہ اُن کی ریجن، ''فانا ریجن'' کا جلسہ آ گیا۔ کہتے ہیں انہوں نے پہلے سوچا کہ جماعت سے معذرت کر لیتا ہوں اور جلسے میں شامل نہیں ہوتا لیکن پھر میرے دل نے فیصلہ کیا کہ مَیں نے بہرحال جماعتی کام کو فوقیت دینی ہے۔ مَیں نے یہ عہد کیا ہوا ہے۔ خدا کا کام اوّل ہے۔ اگر ایک لاکھ نہیں ملتا تو نہ ملے۔ چنانچہ کہتے ہیں مَیں نے کام چھوڑ کے جلسے پر جانے کا پروگرام بنا لیا۔ باقی ساتھی مجھے بڑی ملامت کرنے لگے کہ کیوں پیسے ضائع کر کے جانے لگے ہو۔ کہتے ہیں جب میں جلسے سے فارغ ہو کر ایک ہفتے بعد واپس آیا تو علاقے کی میئر نے کہا کہ تم معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے چلے گئے تھے لیکن میرے دل میں خیال آیا کہ تم خدا کی خاطر گئے ہو لہٰذا تمہارے لئے مَیں نے علیحدہ سے ایک لاکھ سیفا رکھا ہوا ہے وہ مجھ سے لے لو۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ نائب میئر نے بلایا جو کام کا نگران تھا۔ اُس نے بھی یہی کہا کہ گو تم چلے گئے تھے لیکن پتہ نہیں کیوں میرے دل میں خیال آیا کہ تمہیں رقم ملنی چاہئے۔ اُس نے بھی ایک لاکھ سیفا دے دیا کہ یہ مَیں نے رکھا ہوا تھا۔ پھر اکاؤنٹس کے انچارج نے بھی دفتر بلایا اور اُس نے بھی اُن کو ایک لاکھ سیفا دیتے ہوئے کہا کہ چونکہ تم موجود نہ تھے اس لئے مَیں نے تمہارے لئے ایک لاکھ سیفا علیحدہ رکھ لیا تھا تو یہ لے لو لیکن کسی کو بتانا نہیں۔ تینوں نے یہی کہا کہ بتانا نہیں۔ کہتے ہیں کہ جب دیگر ساتھیوں سے پوچھا تو ہر ایک کے پیسوں میں کسی نہ کسی وجہ سے کچھ نہ کچھ کٹوتی ہوئی تھی اور کسی ایک کو بھی پورا ایک لاکھ فرانک سیفا نہیں ملا تھا جبکہ مجھے تین لاکھ فرانک سیفہ مل گیا اور یہ محض دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے نتیجے میں تھا۔ انہوں نے اُسی وقت اُس میں سے بیس ہزار فرانک چندہ بھی نکال کر دے دیا۔

پھر گیمبیا کی ایک اور مثال ہے۔ امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دن ایک دوست کوتو تراولے صاحب (Kuto Trawally) میرے دفتر آئے اور کہا کہ وہ ایک ہزار ڈلاسی چندہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں لوگوں پر ادھار رکھ سکتا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ پر ادھار نہیں رکھ سکتا۔ یہ دوست اپنی ذات میں غریب اور محتاج ہیں اور اپنے خاندان کو بہت مشکل سے سنبھالتے ہیں لیکن مالی قربانی کرنے میں ہمیشہ نظام کی اطاعت کرتے ہیں اور کچھ نہ کچھ دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ انہوں نے کچھ عرصے بعد بتایا کہ جب انہوں نے ایک ہزار ڈلاسی چندہ ادا کیا تو اُس کے کچھ عرصے کے بعد ہی اُن کو اس سے زیادہ رقم کہیں سے مل گئی۔ وہ کہتے ہیں کہ میرا ایمان ہے کہ جب بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کی جائے خدا تعالیٰ اس کے مطابق بلکہ اس سے بڑھ کر فضل فرماتا ہے۔

پس یہ ہے ذاتی محبت پر، ذاتی خواہشات پر اللہ تعالیٰ کو ترجیح دینا۔

یہ چند ذکر مَیں نے مختلف ملکوں سے لئے ہیں۔ رپورٹوں میں بے شمار ذکر آتے ہیں۔ سیرالیون کا ایک ذکر ہے۔ مکینی کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ کمارا صاحب مخلص احمدی ہیں، مالی لحاظ سے کمزور ہیں۔ جب تحریکِ جدید کے چندے کی وصولی کے لئے ان کے گاؤں گیا تو پتہ چلا کہ ان کا کچھ بقایا تھا اور سال بھی ختم ہونے کو تھا۔ جب ان کے گھر گیا تو (گھر کی حالت کا اندازہ لگائیں، ویسے یہاں بیٹھ کر ہم اندازہ نہیں کر سکتے)۔ انہوں نے بتایا کہ میرے پاس اس وقت صرف بیس کپ چاول خریدنے کے لئے رقم ہے تاکہ کل شام تک گھر میں کھانے کا انتظام کیا جا سکے۔ جتنی رقم ہے وہ صرف اتنی ہے کہ کل شام تک میرے پاس گھر والوں کے لئے ایک دن کے کھانے کا خرچہ ہے اُس کے علاوہ رقم آنے کی کوئی امید بھی نہیں ہے۔ لیکن مَیں یہ رقم اپنا بقایا ادا کرنے کے لئے پیش کرتا ہوں۔ کوئی پرواہ نہیں کی۔ اور مَیں نے بیوی بچوں کو بتا دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ خود ہی کھانے کا انتظام کرے گا۔ کہتے ہیں کہ اسی رات اُن کی ایک بہن نے دوسرے گاؤں سے ایک بوری چاولوں کی بطور تحفہ بھجوا دی اور اللہ تعالیٰ نے اس کا انتظام فرمایا۔

آئیوری کوسٹ کے مبلغ بیان کرتے ہیں کہ ایک نومبائع خادم ہارون صاحب جو کہ ساندرا شہر میں انڈوں کی تجارت کرتے ہیں، اُن کو جب مقامی معلم نے تربیتی سنٹر میں جا کر تربیت حاصل کرنے کی ترغیب دی تو یہ فوراً تیار ہو گئے اور اپنے ایک اور ساتھی کے ہمراہ ابنگرو میں واقعہ تربیتی سنٹر میں پہنچ گئے اور تین ماہ کا کورس کیا اور احمدیت سے متعلق اپنی معلومات کو وسیع کیا اور یہ سوچ کر کہ اللہ تعالیٰ کے کام جا رہا ہوں، اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے تجارت کو اپنے ایک چھوٹے بھائی کے سپرد کر گئے اور یہ امید تھی اور توکل تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کو خراب نہیں ہونے دے گا۔ تین ماہ کا کورس مکمل کرنے کے بعد جب واپس لوٹے ہیں تو کہتے ہیں میری حیرت کی انتہا نہیں رہی کہ ایک غیر معمولی منافع تھا جو اُن کو اس عرصے میں ہوا، جو اُن کے ہوتے ہوئے بھی کبھی ان کو نہیں ہوا تھا۔ اور پھر انہوں نے اپنا چندہ پانچ سو سے بڑھا کر ایک ہزار فرانک کر دیا اور پھر اُس میں اللہ تعالیٰ نے مزید برکت ڈالی تو چندہ اور بڑھا دیا اور اب یہ اللہ کے فضل سے چار ہزار فرانک ہر ماہ چندہ ادا کرتے ہیں۔ تحریکِ جدید، وقفِ جدید کے چندوں میں نہ صرف خود شامل ہوتے ہیں بلکہ اپنے مرحوم والدین جو شاید احمدی بھی نہیں تھے، اُن کو بھی شامل کرتے ہیں۔ نومبائع ہیں والدین تو بہرحال احمدی نہیں ہوں گے، اُن کی طرف سے بھی دے دیتے ہیں۔

امیر صاحب برکینا فاسو بیان کرتے ہیں بوبو شہر کے ایک نومبائع دوست تراورے (Traore) سلیمان صاحب کہتے ہیں کہ میں نے خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کی اہمیت کے بارے میں سنا تو میں ساری رات سو نہ سکا کہ جماعت اتنے بڑے بڑے کام کر رہی ہے اور ہم اس میں بھرپور حصہ نہیں لے رہے۔ چنانچہ اگلے دن ساڑھے چار ہزار فرانک سیفا چندہ وقفِ جدید ادا کر کے گئے مگر اگلی رات پھر بڑی بے چینی میں کاٹی تو اگلی صبح پھر مشن ہاؤس میں آئے اور پھر ساڑھے چار ہزار فرانک ادا کیا اور کہنے لگے اب میں کچھ پُرسکون ہوں۔

سوئٹزرلینڈ کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک افریقن احمدی دوست ادریس صاحب جن کا تعلق نائیجیریا سے ہے، ایک انٹرنیشنل ادارے میں ملازم ہیں۔ جب یہ سوئٹزرلینڈ آئے تو انہوں نے یک مشت نو ہزار فرانک مسجد کے اکاؤنٹ میں بھجوائے اور ساتھ ہی نام کے ساتھ اپنا ٹیلی فون نمبر بھی لکھ دیا۔ کہتے ہیں مجھے لگا کہ یہ کوئی نیا نام ہے، بڑی حیرانی تھی کہ یہ کون ہے، فون پر جب رابطہ کیا تو پوچھا کہ آپ نے اتنی بڑی رقم اکاؤنٹ میں جمع کرائی ہے یہ کیا چیز ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ مجھے یہاں سوئٹزرلینڈ میں آئے تین مہینے ہو گئے ہیں تو اپنا چندہ بھجوایا ہے۔ مبلغ نے کہا کہ تین مہینے کا چندہ بھی اتنا نہیں بنتا تو انہوں نے کہا چھ مہینے پہلے مَیں ایک ایسے ملک میں رہا ہوں جہاں جماعت نہیں تھی اور وہ چندہ بھی میرے ذمے بقایا تھا اس لئے مَیں نے یہ اتنی رقم کُل نو ہزار سوئس فرانک بھجوائی ہے۔

تو یہ ان لوگوں میں ایمان کا معیار ہے کہ بندوں کو تو علم بھی نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو تو علم ہے اس لئے اللہ تعالیٰ سے حساب ہر وقت صاف رکھ رہے ہیں۔

پھر ایک پاکستانی احمدی دوست ہیں، جو سوئٹزرلینڈ میں ایک کمپنی میں کام کرتے تھے۔ انہوں نے چندے کی ادائیگی کے لئے پانچ ہزار سوئس فرانک کا وعدہ لکھوایا۔ کمپنی کی طرف سے پانچ ہزار کا بونس ملنے کی امید تھی۔ لیکن ساتھ اُن کو یہ بھی (خیال) تھا کہ بونس ملے گا تو کچھ ذاتی ضروریات جو ہیں اُن پر خرچ کرنا ہے۔ پھر جب یہ پتہ لگا کہ چندہ ہے، وعدہ بھی اتنا لکھوایا ہوا ہے اور اُس کی ادائیگی کا وقت بھی قریب ہے تو انہوں نے اس کو چندے میں ادا کرنے کے لئے بتا دیا کہ انشاء اللہ یہ چندہ ادا کر دوں گا۔ اور کر بھی دیا۔ اور اپنی جو ضرورت ہے وہ پیچھے پھینک دی۔ بعد میں انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُس پر ایسا فضل فرمایا کہ فرم نے اُن کو پانچ ہزار کے بجائے دس ہزار یورو، دوگنا کر کے بونس ادا کیا۔ اس طرح اُن کی ذاتی ضرورت بھی پوری ہو گئی اور وقفِ جدید کا وعدہ بھی پورا ہو گیا۔

پھر اسی طرح ہمارے بینن کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ جماعت کے ہمارے معلم ایک جگہ تحریکِ جدید کا چندہ لینے گئے تو عبداللطیف صاحب نے اکتیس سو فرانک سیفا چندہ دیا اور کہا کہ دعا کریں اگر اللہ تعالیٰ مزید آمدن بھیج دے تو مزید چندہ بھجوا دوں گا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اُسی ہفتے لطیف صاحب نے معلم کو بلوایا اور مزید سات ہزار فرانک سیفا چندہ دے دیا اور کہا کہ جس دن مَیں نے تمہیں اکتیس ہزار فرانک سیفا چندہ دیا تھا اُسی دن ایک مریض آ گیا تھا جس کے علاج پر اُس نے پہلے مجھے چونتیس ہزار کی رقم دی لیکن پھر یہ کہتے ہوئے کہ میرے پاس واپسی کا کرایہ نہیں ہے، تین ہزار فرانک واپس لے لیا کہ اس کی مجھے ضرورت ہے اور اکتیس ہزار فرانک مجھے دے دیا۔ کہتے ہیں اس پر فوراً میرے دل نے یہ گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے واقعی دس گنا بڑھا کر یہ رقم دی ہے، اکتیس سو کی جگہ اکتیس ہزار۔ اس لئے مَیں اپنا یہ چندہ بڑھا کر سات

ہزار تمہیں بھجوا رہا ہوں۔

اسی طرح لائبیریا کے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک جگہ دورے پر گئے تو آٹھ سالہ طفل نے گھر کے جو چھوٹے موٹے کام ہوتے ہیں پانی لانا، بیگ رکھنا وغیرہ اُن کے چھوٹے چھوٹے کام کئے۔ بچے بھی وہاں بڑے جوش اور جذبے سے مبلغین کی خدمت کرتے ہیں۔ تو مربی صاحب نے خوش ہو کر اُسے پانچ لائبیرین ڈالر انعام دیا اور لائبیرین ڈالر کی بڑی معمولی ویلیو (Value) ہے۔ نماز کے بعد جب مربی صاحب نے احبابِ جماعت کو تحریکِ جدید کے چندے کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی اور خاص طور پر زور دیا کہ بچوں کو بھی ضرور شامل کیا کریں تو وہی بچہ اُٹھا اور اپنے والد کے کان میں جا کے بتایا کہ مَیں نے بھی چندہ دینا ہے اور میرے پاس پیسے ہیں۔ باپ نے کہا کہ اگر تمہارے پاس ہیں تو دے دو۔ چنانچہ بچے نے وہی پانچ ڈالر جو اس کو ملے تھے چندے کے طور پر ادا کر دیئے۔ اس بچے کے اس جذبے کا باقی بچوں پر بھی اثر ہوا تو انہوں نے بھی اپنے والدین سے پیسے لے کے اس تحریک میں شامل ہونا شروع کیا۔

کرغزستان کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک نو مبائع دوست ضمیر صاحب (Zameer) نے تقریباً تین سال قبل بیعت کی تھی۔ اور 2008ء میں جب صد سالہ خلافت جوبلی کا جشن منایا گیا تو مرکزی ہدایات کی روشنی میں کچھ رقم مقامی سطح پر بھی اکٹھی کی گئی تھی۔ ان کی تنخواہ اُس وقت چھیاسٹھ ڈالر تھی، غریب ملک ہے۔ کہتے ہیں جب ہمارے مبلغ بشارت احمد صاحب نے اُن سے کہا کہ آپ بھی جوبلی کے جلسے کے لئے وعدہ لکھوائیں تو انہوں نے چوالیس ڈالر وعدہ لکھوایا اور جب اُنہیں تنخواہ ملی تو سیدھے مشن ہاؤس آئے اور یہ کہہ کر اپنا وعدہ ادا کر دیا کہ گھر جاؤں گا تو خرچ ہو جائیں گے۔ اس طرح وہ گھر صرف بائیس ڈالر لے کر گئے۔ چوالیس ڈالر وہیں دے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے اخلاص کی بھی بہت قدر کی۔ تھوڑے عرصے میں اُن کو ایک اور اضافی کام مل گیا جہاں انہیں تقریباً ایک سو پچاس ڈالر اضافی ملنے شروع ہو گئے اور اب تقریباً تین ماہ سے ایک غیر ملکی کمپنی میں کام کر رہے ہیں اور اللہ کے فضل سے اب اُن کی تنخواہ سات سو ستر ڈالر ہے۔ اور انہوں نے اب وصیت بھی کر دی ہے۔ جب اُن کو مربی نے کہا کہ وصیت کے بعد اب آپ کو ایک بٹا سولہ (1/16) کے بجائے ایک بٹا دس (1/10) چندہ دینا پڑے گا تو انہوں نے کہا میں نے جس دن سے بیعت کی ہے میں تو اُس دن سے ہی ایک بٹا دس (1/10) دے رہا ہوں۔

اسی طرح کرغزستان کی ایک نو مبائع خاتون جلدز صاحبہ (Jildiz) ہیں۔ بہت مخلص ہیں۔ اُن کو بیعت کئے ہوئے ایک سال ہوا ہے لیکن اس عرصے میں انہوں نے چندہ نہیں دیا تھا۔ جب اُن کو چندے کے بارے میں بتایا گیا، اُس کی اہمیت واضح کی گئی اور بتایا کہ کون کونسے چندے لازمی ہیں۔ کون کونسے اپنی مرضی سے آپ نے دینے ہیں۔ جب اُن کو مسجد میں تحریک کی جا رہی تھی تو فوراً وہاں سے اُٹھ کے گئیں اور اگلے دن صدر صاحب کو کہا کہ مَیں ابھی ملنا چاہتی ہوں۔ تو صدر صاحب نے کہا کہ مَیں تو ابھی کہیں کام جا رہا ہوں لیکن انہوں نے کہا نہیں مجھے فوراً ملنا ہے۔ چنانچہ وہ آئیں اور پندرہ ہزار کرغز سُم اُن کو چندہ دے دیا۔ صدر صاحب نے پوچھا کہ اتنی بڑی رقم۔ انہوں نے کہا مَیں نے پورا حساب کیا ہے اور میری سال کی آمد پر یہ چندہ بنتا ہے اور اس میں مختلف تحریکات کا چندہ بھی ہے۔ اس لئے مَیں دے رہی ہوں اور پورا ایک سال کا چندہ ادا کر رہی ہوں۔

تو یہ ہیں ان لوگوں کے بھی اخلاص و وفا کے قصے جو نئے احمدی ہو رہے ہیں۔ قربانیاں کرنے کے لئے کس طرح ان میں جوش اور جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ ان چند واقعات کے بعد اب میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں اور کچھ کوائف پیش کرتا ہوں۔

یکم جنوری سے وقفِ جدید کا سال بھی شروع ہوتا ہے۔ چوّنواں (54واں) ختم ہوا ہے۔ یہ پچپنواں (55واں) شروع ہو رہا ہے اور دنیا کی جو رپورٹس موصول ہوئی ہیں، اُس کے مطابق (افریقن ملکوں کی بعض جگہوں سے بہت ساری رپورٹس نہیں بھی آتیں یا لیٹ آتی ہیں تو شامل نہیں کی جاتیں)۔ چھیالیس لاکھ ترانوے ہزار پاؤنڈ سے اوپر کی وصولی ہے۔ اور گزشتہ سال کی وصولی کے مقابلے پر اللہ کے فضل سے پانچ لاکھ دس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ الحمدللہ

پاکستان حسبِ سابق پہلی پوزیشن میں ہی ہے اور باوجود اس کے کہ وہاں معاشی حالات بہت خراب ہیں، قربانیوں میں انہوں نے کمی نہیں آنے دی۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ اپنی حفاظت میں رکھے اور ہر شر سے اُن کو پناہ میں رکھے۔ اُس کے بعد امریکہ ہے۔ امریکہ کے بعد پھر برطانیہ ہے۔ وکالتِ مال کا پہلے خیال تھا کہ برطانیہ دوسرے نمبر پر آ رہا ہے۔ لیکن امریکہ والوں نے اپنی آخری رپورٹ جو مجھے بھجوائی اُس کے بعد برطانیہ کو انہوں نے تھوڑا سا پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اور یہ تقریباً گیارہ ہزار پاؤنڈ کا بڑا معمولی فرق ہے۔ جو پہلی لسٹ بنی تھی اُس میں برطانیہ نمبر دو ہی تھا لیکن اس کے بعد جو رپورٹ میرے پاس آئی اُس کے مطابق پھر ان کو نمبر تین کرنا پڑا۔ لیکن برطانیہ کا جو اضافہ ہے یہ بھی غیر معمولی اضافہ ہے، بڑا حیرت انگیز ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب چندہ دینے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ حالانکہ یہاں بھی معاشی حالات خراب ہیں۔ پھر یہ کہ دوسرے اخراجات بھی ہیں، چندے بھی ہیں، مسجدیں بھی تعمیر کرنے کی طرف توجہ ہو رہی ہے۔ اُس کے باوجود تحریکِ جدید میں بھی اور وقفِ جدید میں بھی یوکے جماعت نے غیر معمولی اضافہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیا ہے اور یہی چیز ہے جس سے لگتا ہے کہ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کی روح کی ان کو سمجھ آ رہی ہے۔ اللہ کرے یہاں کی جماعت باقی ہر قسم کی نیکیوں میں بھی آگے بڑھنے والی ہو اور اسی طرح دنیا کی ساری جماعتیں بھی۔ لجنہ یوکے نے بھی اس میں بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ بڑی اونچی چھلانگ لگائی تھی تحریکِ جدید میں بھی اور وقفِ جدید میں بھی۔ اللہ تعالیٰ سب بہنوں اور بچیوں کو بھی جزا دے۔

برطانیہ نمبر تین ہے۔ اُس کے بعد جرمنی نمبر چار پر ہے۔ پھر کینیڈا ہے۔ پھر انڈیا ہے۔ پھر آسٹریلیا ہے۔ پھر انڈونیشیا ہے۔ پھر بیلجیئم ہے اور سوئٹزر لینڈ ہے۔ اور مقامی کرنسی میں جو اضافہ ہے اُس کے لحاظ سے نمبر ایک پر انڈیا ہے جنہوں نے کافی غیر معمولی اضافہ کیا ہے تقریباً چھتیس فیصد۔ پھر بیلجیئم ہے باوجود چھوٹا سا ملک ہونے کے، چھوٹی سی جماعت ہونے کے انہوں نے بہت بڑا جمپ (Jump) لیا ہے۔ تقریباً تیس فیصد کا اضافہ ہے۔ پھر آسٹریلیا ہے۔ پھر برطانیہ ہے۔ پھر انڈونیشیا۔

اور چندوں کی ادائیگی کے لحاظ سے فی کس امریکہ پہلے نمبر پر ہے۔ پھر سوئٹزر لینڈ۔ پھر برطانیہ۔ پھر بیلجیئم۔ پھر آئرلینڈ۔ لگتا ہے امریکہ تو اپنے ایک ایسے پوائنٹ پر پہنچا ہوا ہے جہاں شاید مزید جب تک تعداد میں اضافہ نہ کریں اضافہ ممکن نہیں لیکن برطانیہ میں گنجائش موجود ہے اور پوزیشن بہتر ہو سکتی ہے۔

افریقہ میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے پہلی پانچ جماعتوں میں نمبر ایک گھانا ہے۔ پھر نائیجیریا ہے۔ پھر ماریشس ہے۔ پھر برکینا فاسو ہے۔ پھر یوگنڈا ہے۔

وقفِ جدید کا چندہ ادا کرنے والوں میں بھی اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے نوّے ہزار افراد کا اضافہ ہوا ہے اور چھ لاکھ نوّے ہزار تک تعداد پہنچ گئی ہے۔ ابھی اس میں بہت گنجائش ہے۔ افریقہ والوں کو مَیں نے کہا تھا کہ اس میں مزید اضافہ کریں۔ نئے آنے والوں کو شامل کرنا چاہئے۔ اب وکالتِ مال انشاء اللہ اُن کو اس تعداد میں اضافے کا بھی ٹارگٹ دے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی سختی سے فرمایا ہے کہ قربانی کی عادت شروع دن سے ڈالنی چاہئے اور افریقہ کی جماعتیں اگر اس طرف کوشش کریں تو یہاں بڑی گنجائش موجود ہے اور انشاء اللہ اس میں بہت خاطر خواہ اضافہ ہو سکتا ہے۔ اب وکالتِ مال کی طرف سے تعداد میں اضافے کے جو بھی ٹارگٹ اُن کو جائیں وہ اُس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ چاہے معمولی رقم دیں۔ اور تعداد میں بھی اس سال نائیجیریا، نائیجر اور سیرالیون اور برکینا فاسو اور سینیگال اور بینن اور یوگنڈا وغیرہ نے زیادہ کوشش کی۔ گھانا کو میں نے کہا تھا انہوں نے بہت کم کوشش کی ہے۔ گھانا کو اپنی کوشش تیز کرنی چاہئے۔

بالغان کا جو چندہ ہے اُس میں پاکستان کی پہلی تین جماعتیں اول لاہور ہے۔ دوم ربوہ ہے اور پھر کراچی ہے۔

اضلاع میں پہلی دس پوزیشنوں میں پہلے سیالکوٹ ہے۔ پھر راولپنڈی ہے۔ پھر اسلام آباد ہے۔ پھر فیصل آباد ہے۔ پھر شیخوپورہ ہے۔ پھر سرگودھا ہے۔ پھر گوجرانوالہ ہے۔ پھر عمرکوٹ ہے اور گجرات ہے اور بہاولنگر۔

اطفال کی تین بڑی جماعتوں میں لاہور نمبر ایک پر ہے۔ کراچی نمبر دو پر۔ ربوہ نمبر تین پر۔

اطفال میں اضلاع کی پوزیشن۔ سیالکوٹ نمبر ایک پر ہے۔ راولپنڈی نمبر دو۔ اسلام آباد نمبر تین۔ فیصل آباد نمبر چار۔ شیخوپورہ نمبر پانچ۔ گوجرانوالہ چھ۔ عمرکوٹ سات۔ سرگودھا آٹھ۔ نارووال نو اور گجرات دس۔

امریکہ کی پہلی پانچ جماعتیں وصولی کے لحاظ سے۔ لاس اینجلس اِن لینڈ امپائر نمبر ایک پر۔ سلیکون ویلی نمبر دو پر۔ ڈیٹرائٹ تین پر۔ شکاگو چار اور سی ایٹل (Seatle) پانچ۔

اور برطانیہ کی پہلی دس جماعتیں ہیں۔ رینیز پارک ایک نمبر پر۔ دو پر نیو مالڈن۔ تین ووسٹر پارک۔ نمبر چار پر فضل مسجد۔ پانچ پر ویسٹ کرائیڈن۔ چھ برمنگھم ویسٹ۔ سات لیمنگٹن سپا۔ آٹھ مانچسٹر ساؤتھ۔ نو جلنگھم اور دس ساؤتھ ہال۔

اور برطانیہ کے ریجنز کے لحاظ سے پانچ ریجنز ہیں۔ ساؤتھ ریجن نمبر ایک پر۔ پھر مڈلینڈ۔ لنڈن۔ اسلام آباد اور مڈل سیکس۔

جرمنی کی پہلی پانچ ریجنز ہیں۔ ہیمبرگ نمبر ایک پر۔ فرینکفرٹ نمبر دو۔ گروس گیراؤ نمبر تین۔ ڈارمسٹڈ نمبر چار اور ویزبادن نمبر پانچ۔

جرمنی میں دس جو جماعتیں ہیں ان میں نمبر ایک پر روڈر مارک۔ کولون۔ فلوئرز ہائم۔ نوئیس۔ نیڈا۔ فلڈا، فرید برگ۔ روڈ باگو۔ مہدی آباد نمبر نو اور ہناؤ نمبر دس۔

کینیڈا کی پہلی جماعتیں۔ پیس ویلیج نمبر ایک۔ ریکس ڈیل۔ ویسٹن ساؤتھ۔ ووڈ برج، ایڈمنٹن۔

دفتر اطفال میں کینیڈا کی پہلی پانچ جماعتیں۔ ویسٹن ساؤتھ۔ پیس ویلیج ساؤتھ۔ ویسٹن نارتھ ویسٹ۔ ڈرہم اور ہملٹن نارتھ۔

بھارت کی جماعتیں۔نمبر ایک پر کیرالہ ہے۔ پھر تامل ناڈو، جموں کشمیر، آندھرا پردیش، ویسٹ بنگال، کرناٹک، پنجاب، اڑیسہ، اتر پردیش، مہاراشٹر اور دہلی ہیں۔

وصولی کے لحاظ سے انڈیا کی جماعتیں۔کالی کٹ، کیرولائی، کنانور ٹاؤن، قادیان، حیدر آباد، کوئمتبور، کولکتہ، چنائی، بینگلور، رِشی نگر اور کارُوناگاپلی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کے، جنہوں نے وقفِ جدید کے چندے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور اس کے ساتھ ہی جیسا کہ مَیں نے کہا آئندہ سال کا بھی آج ہی اعلان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو پہلے سے بڑھ کر قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان قربانیوں میں برکت بھی ڈالے۔ اور جماعت کا جو مال ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ بے انتہا برکت ڈالے۔ دنیا کے جو حالات ہو رہے ہیں اُس میں اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جو جماعت کو اپنے منصوبے جاری رکھنے اور اُن کو مکمل کرنے اور اُن میں مزید خوبصورتی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے اس کے بغیر تو کوئی گزارہ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے دعاؤں میں، مال میں برکت کے لئے بھی بہت دعا کیا کریں۔

آخر میں آج نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ یہ جنازہ ہمارے معروف شاعر اور بزرگ شاعر محترم عبدالمنان ناہید صاحب ابن حضرت خواجہ محمد دین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے، اُن کا جنازہ ہے۔ یکم جنوری 2012ء کو ترانوے سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

منّان صاحب ایک معزز کشمیری خاندان میں 1919ء میں پیدا ہوئے تھے۔ والد صاحب کا نام خواجہ محمد دین تھا جیسا کہ بتایا ہے۔ اور حضرت منشی محمد اسماعیل صاحب سیالکوٹیؓ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے، ان کے نانا تھے۔

(ماخوذ از سیل غم ۔ پبلشر: ایم۔ ٹی۔ اے انٹرنیشنل ۔ صفحہ ٹائٹل پیج نمبر 4)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ناہید صاحب کی والدہ محترمہ حاکم بی بی صاحبہ کے پھوپھا تھے اور اُنہی کے گھر میں اِن کی والدہ کی پرورش ہوئی ہے اور چونکہ قادیان میں قیام تھا اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں بھی بہت زیادہ آنا جانا تھا۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت اماں جان کے پیار اور شفقت سے بھی ان کی والدہ نے خوب حصہ لیا۔

(ماخوذ از روزنامہ الفضل جلد 62-97 نمبر 3 مورخہ 4 جنوری 2012 صفحہ 8)

مکرم ناہید صاحب جیسا کہ جماعت کے بہت سارے صاحبِ ذوق لوگ جانتے ہیں (ویسے بھی لوگ جانتے ہیں) بڑے معروف شاعر تھے اور ان کی نظمیں اور غزلیں بڑی گہری ہوا کرتی تھیں۔ ابتدائی تعلیم انہوں نے سیالکوٹ میں حاصل کی۔1940ء میں پنجاب یونیورسٹی سے بی۔اے کیا اور 41ء میں ایم اے میں داخلہ تو لیا لیکن اس سے پہلے ہی ان کو ملازمت مل گئی۔ تو انہوں نے پڑھائی کو چھوڑ دیا۔

(ماخوذ از شعرائے احمدیت از سلیم شاہجہانپوری صاحب صفحہ 644۔

ناشر: ابو العارف۔ مطبع: شریف سنز کراچی۔ طبع اول)

اور 1942ء میں ملٹری اکاؤنٹس میں بھرتی ہوئے اور اسی محکمے سے 1978ء میں ڈپٹی کنٹرولر ملٹری اکاؤنٹس کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ مختلف جگہوں پر خدمت کی، کام کرنے کی توفیق ملی۔

(ماخوذ از ضلع راولپنڈی تاریخ احمدیت صفحہ 535 ۔

مرتبہ: خواجہ منظور صادق صاحب ۔ مطبع بلیک ایرو پرنٹرز لاہور 2004ء)

اور جہاں جہاں بھی رہے وہاں جماعت کے کاموں میں بھی حصہ لیتے رہے۔ بڑے دھیمے مزاج اور عاجزی اور انکساری کے پیکر تھے۔ بڑے اچھے شاعر تھے لیکن جو اپنے جونیئر شعراء تھے، نوجوان شعراء تھے اُن کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کرتے تھے۔ ادب اور احترام اور بڑے سلیقے کے ساتھ بات کرتے تھے۔ جماعتی مشاعروں کا لازمی حصہ ہوا کرتے تھے۔ بڑے نیک انسان تھے۔ یہاں بھی دو دفعہ آئے ہیں۔ مشاعروں میں حصہ لیا۔ خلافت رابعہ میں بھی اور میرے وقت میں بھی۔

شرائطِ بیعت پر عمل کرنے کی ان کی کوشش ہوتی تھی۔ امانت داری اور دیانت داری کی بڑی عمدہ مثال تھے۔ نماز، روزے کے پابند اور باقاعدگی سے تہجد پڑھنے والے تھے۔ غرباء کے ساتھ ہمدردی اور عفو و درگزر کا سلوک بہت زیادہ تھا۔ خلفاء اور بزرگانِ سلسلہ کا بیحد احترام تھا۔ خلافتِ احمدیہ کے تو بہت زیادہ اطاعت گزار تھے۔ ان کو صفِ اول کے وفاداروں میں کہنا چاہئے۔ جماعتی مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ غرض کہ بے نفس انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

ان کی اہلیہ کی وفات تو ان سے پہلے ہو گئی تھی اور اولاد ان کی کوئی نہیں تھی۔ ایک بیٹا انہوں نے پالا تھا۔ اور جس بیٹے کو انہوں نے پالا تھا اللہ تعالیٰ اُس کو بھی ان کے زیرِ سایہ پلنے بڑھنے کا جو اثر ہے اُس پر ہمیشہ قائم رکھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس کو بھی جماعت کی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اخلاص و وفا کے ساتھ ان کے اس لے پالک کو بھی، اُن کے بچوں کو بھی توفیق دیتا رہے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3/نومبر 2011ء بروز جمعرات مسجد فضل لندن کے احاطہ میں قبل از نماز ظہر مکرمہ بدر پروین خان صاحبہ (اہلیہ مکرم ظفراللہ خان صاحب۔ آف بریڈفورڈ) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

31/اکتوبر کو بعارضہ کینسر 52 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے صدر لجنہ بریڈفورڈ ساؤتھ کے علاوہ سیکرٹری تبلیغ اور سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ انتہائی نیک، صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گزار اور جماعت سے پختہ تعلق رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) **مکرم مولوی منیر احمد خان صاحب** (مبلغ سلسلہ ہریانہ۔انڈیا)

31/اکتوبر 2011ء کو ہارٹ اٹیک سے 46 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ 1996ء میں جامعہ سے فارغ ہوئے اور مبلغ سلسلہ کے طور پر صوبہ ہریانہ اور اترکھنڈ میں خدمت کی توفیق پائی۔ وفات سے قبل صوبہ ہریانہ کے زون کرنال، پانی پت میں بطور زونل امیر خدمت بجالا رہے تھے۔ محنت اور اخلاص کے ساتھ کام کرنے والے واقف زندگی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) **مکرمہ ثمینہ صاحبہ** (بنت مکرم منیر احمد جاوید صاحب۔آف لاہور)

گزشتہ دنوں 37 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بہت صابر و شاکر، محبت کرنے والی، ملنسار، عزیز و اقارب کی خیر خواہ اور صلہ رحمی کا خاص خیال رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ آپ مکرم چوہدری آفتاب احمد صاحب (شعبہ ڈسپیچ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔لندن) کی رشتہ میں پوتی لگتی تھیں۔

(3) **مکرم ڈاکٹر چوہدری بشیر احمد صاحب** (آف فیصل آباد)

29/ستمبر 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے نگران حلقہ بٹالہ کالونی فیصل آباد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ باوفا، سلسلہ کا درد رکھنے والے اور خلافت کے فدائی بڑے ہی مخلص نیک وجود تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) **مکرمہ کوثر تسنیم صاحبہ** (آف ربوہ)

20/ستمبر 2011ء کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ بڑی نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(5) **مکرم محمود احمد صاحب** (سابق کارکن حفاظت خاص ربوہ، حال جرمنی)

28/جون 2011ء کو جرمنی میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دور میں حفاظت خاص میں خدمت کی توفیق پائی۔ جماعت سے ساری زندگی وفا اور اخلاص کا تعلق رکھا۔ مرحوم نمازوں کے پابند اور بہت اچھے اخلاق کے مالک تھے۔

(6) **مکرمہ والدہ صاحبہ مکرم خالد محمود شہزاد صاحب مغل** (چک نمبر 20-NP۔صادق آباد)

5/فروری 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ سلسلہ سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی بڑی مخلص نیک خاتون تھیں۔

(7) **مکرمہ مختاراں بی بی صاحبہ** (اہلیہ مکرم نذیر احمد صاحب۔ویمبلڈن پارک روڈ۔لندن)

6/اکتوبر 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نماز، روزہ کی پابند، تہجد گزار، نہایت ہمدرد، شفیق اور بہت پیار کرنے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(8) **عزیزم گلفام احمد صاحب** (ابن مکرم سلطان احمد رائے صاحب۔آف بھڑی شاہ رحمان۔گوجرانوالہ)

لمبا عرصہ کینسر کے مرض میں مبتلا رہنے کے بعد 9/ستمبر 2011ء کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ سلسلہ سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے بہت مخلص نوجوان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(9) **عزیزہ ھبۃ الشکور** (آف ٹاؤن شپ لاہور)

20/اکتوبر کو تقریباً ایک سال 22 دن کی عمر میں لاہور میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بچی وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل تھی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8/نومبر 2011ء بروز منگل بمقام مسجد فضل لندن۔ بوقت 11 بجے صبح مکرمہ تنزیلہ احمد صاحبہ (اہلیہ مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب۔آف سٹن۔ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

4/نومبر 2011ء کو 30 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ ایک سال سے بعارضہ کینسر بیمار تھیں اور بڑے صبر سے بیماری کا مقابلہ کرتی رہیں۔ آپ حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑنواسی اور مکرمہ سلمٰی احمد صاحبہ (شعبہ سمعی بصری) کی بیٹی تھیں۔ آپ نے ایم ٹی اے اور شعبہ وقف نو میں خدمت کی توفیق پائی۔ انتہائی نیک، ملنسار اور سلسلہ کا درد رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں والدین اور میاں کے علاوہ دو بیٹے بعمر 6 سال اور 4 سال یادگار چھوڑے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی مکرمہ طاہرہ رشید صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری رشید ناصر صاحب۔آف ہمبرگ) کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

5/نومبر 2011ء کو 56 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے لجنہ اماءاللہ ہمبرگ میں سیکرٹری مال اور سیکرٹری ناصرات کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ نیک اور مخلص خاتون تھیں اور چندوں میں بڑی باقاعدہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

زیر اہتمام سفارتخانہ ایران بمقام اسلامک یونیورسٹی کالج گھانا میں منعقدہ

مقابلہ ترتیل القرآن و حفظ قرآن میں

احمدی حفاظ کی شرکت اور نمایاں پوزیشنز

(رپورٹ: حمیداللہ ظفرؔ۔ گھانا)

مکرم مولانا ڈاکٹر عبدالوہاب آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ گھانا نے بتایا کہ گھانا میں جب ایران نے اپنا سفارتخانہ کھولا تو مکرم امیر صاحب ایران کے سفیر صاحب کو ملنے کے لئے گئے۔ اس موقع پر ایران کے سفیر صاحب نے بتایا کہ اُن کے پاس بعض مسلمان لیڈران آئے تھے اور انہیں بتایا کہ احمدیوں کا قرآن مختلف ہے اور اس کی تصدیق چاہی۔ مکرم امیر صاحب مشن ہاؤس آئے اور جماعت کا قرآن کریم لے جاکر مکرم سفیر صاحب کو دیا کہ آپ خود پڑھ کر دیکھ لیں اور جہاں کوئی فرق نظر آئے تو مجھے ضرور آگاہ فرمائیں۔ دو ہفتے بعد ایرانی سفیر صاحب نے مکرم امیر صاحب کو بلایا اور کہا کہ مَیں نے سارا قرآن کریم پڑھ کر دیکھ لیا ہے اور مجھے کوئی فرق نظر نہیں آیا اور مَیں نے اپنی حکومت کو بھی لکھ دیا ہے کہ اگر آپ کو کوئی کہے کہ احمدیوں کا قرآن مختلف ہے تو یہ بالکل غلط ہے۔ اس وقت سے لے کر ایران کے سفارتخانہ کے ساتھ ہمارے روابط بہت اچھے ہیں اور وہ جماعت کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

مارچ 2011ء میں ایران کے سفارتخانہ نے اتحاد بین المسلمین کے موضوع پر ایک سیمینار منعقد کیا اور مختلف مسلمان فرقوں کے لیڈران کو دعوتِ خطاب دی۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ گھانا کو بھی دعوتِ خطاب دی گئی۔

گزشتہ پانچ سال سے ایران کے سفارتخانہ کے زیر اہتمام اسلامک یونیورسٹی کالج آف گھانا میں ملکی سطح پر تفسیر، تلاوت اور حفظ قرآن کے مقابلہ جات کروائے جاتے ہیں۔ 18 و 19 مارچ 2011ء کو گھانا کے دارالحکومت ''اکرا'' میں تلاوت قرآن اور حفظ قرآن کا مقابلہ کروایا گیا۔ امسال پہلی بار جماعت احمدیہ کو بھی ان مقابلہ جات میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ مکرم امیر صاحب نے جامعۃ المبشرین گھانا کے طلباء کو اس مقابلہ میں جماعت کی نمائندگی کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ اس مقابلہ کی تیاری کے سلسلہ میں جامعہ و مدرسۃ الحفظ کے حفاظ اساتذہ مکرم حافظ مبشر احمد جاوید صاحب انچارج مدرسۃ الحفظ، مکرم حافظ عبدالمجید طاہر صاحب، مکرم حافظ عبدالناصر بھٹی صاحب اور مکرم حافظ عبدالحئی بھٹی صاحب کے تعاون سے 12 تا 17 مارچ بعد از نماز عصر تا مغرب ایک خصوصی کلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں طلباء کو ترتیل کے حوالہ سے خصوصی ٹریننگ دی گئی۔ حسب پروگرام طلباء نے روزانہ قرآن کریم کی مشق کی اور مختلف قرّاء کی آواز میں قرآن کریم کی تلاوت بھی سنی۔

18 مارچ بروز جمعۃ المبارک جامعۃ المبشرین گھانا و مدرسۃ الحفظ گھانا کے طلباء کا وفد مکرم حافظ مبشر احمد جاوید صاحب اور مکرم حافظ عبدالناصر بھٹی صاحب کی قیادت میں نماز فجر کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ رخصت کیا گیا۔ وہاں پہنچنے پر ہمیں بتایا گیا کہ ہر مقابلہ میں صرف دو طلباء حصہ لے سکیں گے۔ لہٰذا حسب قواعد جن مقابلہ جات میں ہمارے طلباء نے حصہ لیا ان کی تفصیل کچھ یوں ہے:

تنغیم: ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرنا جیسے مقابلہ جات میں تلاوت کی جاتی ہے۔

ترتیل: کچھ تیز تلاوت کرنا جیسے نماز تراویح میں پڑھا جاتا ہے۔

حفظ قرآن نصف: قرآن کریم کے حفظ شدہ پندرہ پاروں کا امتحان۔

ان مقابلہ جات میں شرکت کے لئے اکثریت ملک بھر کے غیر احمدی علماء اور اُن کے اماموں کی تھی جو عمر اور تجربہ کے لحاظ سے بظاہر بہت بڑے معلوم ہوتے تھے۔ ان کے مقابل پر ہمارے طلباء عمر اور تجربہ کے لحاظ سے بہت چھوٹے تھے۔ اس بات کا اظہار کرتے ہوئے ایک غیر احمدی امام نے کہا کہ ''یہ چھوٹے چھوٹے بچے یہاں کیا کرنے آگئے ہیں''۔ چنانچہ ترتیل القرآن کے مقابلہ کے لئے مدرسۃ الحفظ کے ایک طالب علم عزیزم عبدالصمد بوآٹنگ بعمر بارہ سال جب سٹیج کی طرف گئے تو حاضرین نے سمجھا کہ شاید غلطی سے یہ بچہ سٹیج کی طرف جارہا ہے۔ مگر جب اس نے تلاوت شروع کی تو اس کی خوبصورت آواز نے تمام حاضرین کو مسحور کردیا۔ ہر آیت کے بعد حاضرین کی طرف سے سبحان اللہ، ماشاء اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ جیسے ہی اس عزیز نے تلاوت ختم کی تو حاضرین نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسی وقت اس طالبعلم کو کچھ نقدی بھی انعام کے طور پر دی۔ بعض طلباء نے اسے کندھوں پر اٹھالیا اور اس کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ مختصراً یہ کہ حاضرین نے کسی اَور قاری کی تلاوت سن کر اتنی خوشی کا اظہار نہیں کیا۔ اس کم سن طالبعلم نے ترتیل القرآن کے مقابلہ میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ یاد رہے کہ یہ بچہ دو سال قبل جب مدرسۃ الحفظ میں داخل ہوا تھا تو اسے سادہ یسّرنا القرآن بھی پڑھنا نہیں آتا تھا۔ اس مختصر عرصہ میں اس نے قرآن کریم سیکھنے کے ساتھ ساتھ اب تک اکیس پارے حفظ بھی کر لئے ہیں۔ الحمدللہ

مؤرخہ 19 مارچ بروز ہفتہ صبح دس بجے اسلامک یونیورسٹی کالج اکرا میں اس پروگرام کی اختتامی تقریب کا انعقاد ہوا جس میں ملک بھر کے غیر احمدی علماء کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اس تقریب میں ہمارے طلباء نے درج ذیل انعامات حاصل کئے۔

مقابلہ تنغیم: حافظ اسماعیل احمد ایڈوسائی اوّل پوزیشن

مقابلہ تنغیم: عزیزم حمید منیر سوم پوزیشن

مقابلہ ترتیل: عبدالصمد بوآٹنگ اوّل پوزیشن

مقابلہ ترتیل: مکرم موسیٰ اگبوو صاحب خصوصی انعام

مقابلہ حفظ نصف القرآن: عبدالتواب آرتھر سوم پوزیشن

مقابلہ حفظ نصف القرآن: عبدالواحد بن حکیم خصوصی انعام

ان مقابلہ جات کے لئے پانچ منصفین کا انتخاب کیا گیا تھا۔ انتظامیہ کی خواہش پر حافظ عبدالناصر بھٹی صاحب استاذ الجامعۃ المبشرین کو بھی ان مقابلہ جات میں بطور جج شرکت کی توفیق ملی۔ تمام احباب نے ہمارے طلباء کی اس کاوش کو بہت سراہا۔ چنانچہ ایرانی سفارتخانہ کے کلچرل قونصلر الحاج عباس علی افساری صاحب نے مقابلہ کے بعد مکرم حافظ مبشر احمد جاوید صاحب کو کہا کہ ''مقابلہ کے دوران بعض بچے بہت خوبصورت تلاوت کر رہے تھے اور مجھے یقین ہوگیا تھا کہ یہ احمدی بچے ہی ہوسکتے ہیں''۔

طلباء کی اس کاوش کا غیر احمدی طلباء کے علاوہ غیر احمدی شرکاء پر بہت گہرا اثر ہوا۔ اور ہر ایک جماعت احمدیہ کی تعریف میں رطب اللسان تھا۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ احمدیوں کا قرآن اَور ہے یا احمدیوں کو قرآن پڑھنا نہیں آتا، اُن کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں کو نمایاں برتری عطا فرما کر ان سب لوگوں کے منہ بند کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور بہت سارے لوگوں تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچانے کی توفیق عطا ہوئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز جماعت احمدیہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

آخر پر قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ طلباء جامعۃ المبشرین گھانا کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور انہیں اپنے بے شمار فضلوں سے نوازتے ہوئے سلسلہ کے لئے بہت مفید وجود بنائے اور اساتذۂ کرام کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ اس ادارے کو نورِ قرآن ساری دنیا میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے اور ساری دنیا کو اس زمانہ میں قرآن کے عاشق صادق کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسجد بیت الرحیم (ساں پیدرو) آئیوری کوسٹ کا بابرکت افتتاح

رپورٹ: باسط احمد مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ

خلافت جوبلی کے جشن تشکر کی رات 27 مئی 2008ء کو جہاں دنیا بھر کے شمع خلافت کے پروانوں نے اسلام احمدیت کی ترقی اور استحکام خلافت کے لئے ربّ عزو جل کے حضور زاری کی وہیں ساں پیدرو کی جماعت کے احباب نے بھی مذکورہ دعاؤں کے علاوہ اپنے ربّ کے حضور ساں پیدرو میں خوبصورت مسجد کی تعمیر کے لئے بھی گڑگڑا کر دعائیں کیں۔ خدائے مجیب الدعوات نے ان دعاؤں کو اپنے فضل سے شرف قبولیت بخشتے ہوئے اسی سال اگست میں مسجد کی تعمیر کے لئے سات پلاٹ پر مشتمل قطعہ زمین عطا فرما دیا جس پر تعمیر 2009ء میں شروع ہوئی اور 2011ء میں تکمیل ہونے پر 21/اکتوبر کو افتتاح عمل میں آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد کا نام مسجد بیت الرحیم تجویز فرمایا۔

ساں پیدرو میں احمدیت کا نفوذ 1997ء میں ہوا اور کرایہ کی عمارت، مشن ہاؤس کے برآمدہ میں نماز جمعہ اور دیگر نمازیں ادا کی جاتی تھیں اور ایک لمبے عرصہ سے مسجد کی اشد ضرورت محسوس کی جارہی تھی جو کہ مسجد بیت الرحیم کی تعمیر کے ساتھ پوری ہوگئی ہے۔ یہ مسجد ریجن کی مرکزی مسجد ہے اور شہر سے باہر نئی آبادی میں لائبیریا جانے والی قومی شاہراہ کے قریب واقع ہے اونچے ٹیلے پر واقع ہونے کی وجہ سے گراں بیربی شہر سے آنے والی ہر گاڑی سے مسجد اور اسکے مینار کا خوبصورت نظارہ کیا جا سکتا ہے مسجد کا کل مسقّف حصہ 360 مربع میٹر ہے جبکہ اس کے مینار کی بلندی 13 میٹر ہے اور سات سو افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش موجود ہے۔ مسجد میں تمام نمازیں تو چھت ڈالنے کے بعد سے ہی شروع ہوگئی تھیں تاہم 21/اکتوبر بروز جمعۃ المبارک کو مسجد کا افتتاح عمل میں آیا جس میں اعلیٰ سرکاری وغیر سرکاری حکام، عمائدین شہر، آئمہ کرام، اور دیگر افراد شامل ہوئے۔ تقریب کے مہمان خصوصی مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ، آبدجان سے ایک بڑے وفد کے ہمراہ تشریف لائے۔ جمعۃ المبارک کی صبح نزدیکی جماعتوں سے قافلے بسوں ویگنوں اور ٹرکوں کے ذریعہ نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے ساں پیدرو پہنچے۔ جمعۃ المبارک کی صبح نماز تہجد با جماعت ادا کی گئی اور بعد نماز فجر درس قرآن کریم ہوا۔

افتتاحی تقریب کا آغاز مکرم ومحترم امیر صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ پڑھا گیا۔ مکرم بائی عبداللہ صاحب جنرل سیکرٹری جماعت ساں پیدرو نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا جس کے بعد مکرم قاسم طورے صاحب لوکل مشنری نے آمد امام مہدی کے عنوان سے لوکل زبان جولا میں تقریر کی۔ ازاں بعد آئمہ کی سپریم کونسل کے ساں پیدرو ریجن کے صدر امام طورے صاحب نے خطاب کیا۔ پھر مسلح افواج کے نمائندہ، باؤلے قبیلہ کے چیف اور لوکل ممبر پارلیمنٹ کے نمائندہ نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے تعمیر مساجد اور امن عالم پر روشنی ڈالی نیز مساجد کی آبادی اور نمازیوں کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی آپ کی تقریر فرنچ زبان میں تھی جس کا رواں ترجمہ مکرم قاسم طورے صاحب نے جولا زبان میں کیا۔ تقریب کے آخر پر مکرم امیر صاحب نے مسجد کی یادگاری تختی کی نقاب کشائی کی۔ جس کے دوران ایک دفعہ پھر فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ اس موقع پر مکرم قاسم طورے صاحب نے اپنی مخصوص مسحور کن آواز میں چند نظمیں پڑھیں اور سماں باندھ دیا۔ مکرم امیر صاحب نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کرائی۔

نماز جمعہ کے دوران مسجد نمازیوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی اور بھر کر چھلک پڑی تھی بہت سے لوگ باہر لگے شامیانوں کے نیچے نماز پڑھ رہے تھے اور جن کو وہاں بھی جگہ نہ ملی وہ باہر کھلے میدان میں سادہ زمین پر نماز پڑھ رہے تھے۔ نماز جمعہ کے بعد تمام حاضرین نے ماحضر تناول کیا اور رخصت ہوئے۔ اس تقریب میں ساں پیدرو سی پورٹ کے ڈائریکٹر کے نمائندہ، مسلح افواج کے نمائندہ، مقامی ممبر پارلیمنٹ کے نمائندہ، مختلف قبیلوں کے چیف صاحبان کے علاوہ آئمہ کونسل کے صدر مختلف اماموں کے وفد کے ساتھ شامل ہوئے بندوقو شہر سے آئے ہوئے دو آئمہ، شہر کے عمائدین ومعززین نے بھی شرکت کی۔ ریجن کی اٹھارہ جماعتوں کے نمائندوں اور احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ شرکاء کی کل حاضری تیرہ سو افراد رہی۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ از صفحہ 2: رپورٹ دورۂ یورپ

آپ نے اپنے ایڈریس میں کہا: ’’خواتین وحضرات، حضور! مَیں Turnhout کی طرف سے آپ کا استقبال کرتا ہوں۔ تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ میرے جماعت احمدیہ بیلجیم سے تعلقات بنے ہیں۔ آپ کی جماعت کے کچھ لوگ میرے پاس آئے تھے یہ پوچھنے کے لئے کہ Turnhout میں آپس میں ملنے کے لئے کوئی جگہ ہے؟ یہ ہماری پہلی ملاقات تھی جہاں سے ہماری دوستی شروع ہوئی تھی اور مجھے یقین ہے کہ یہ مستقبل میں بڑھتی چلی جائے گی۔ آپ کی جماعت Turnhout میں بھی ہماری بہت مدد کرسکتی ہے اور مجھے لگتا ہے کہ ہم سب مل کر امن کا پیغام پوری دنیا میں پھیلا سکتے ہیں اور مَیں ایک میئر کی حیثیت سے اس کا حصہ بننا چاہتا ہوں۔ اور مجھے لگتا ہے کہ آپ کی جماعت کا بھی یہی مقصد ہے۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ آپ کی جماعت بیلجیم میں بڑھتی چلی جائے اور کامیابی حاصل کرتی چلی جائے کیونکہ ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ ایک ایسا سلوگن ہے جو universal ہے۔ مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں‘‘۔

☆ اس کے بعد Lugard Van Bisen نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: ’’مجھے اجازت دی جائے کہ مَیں فلیمش میں بات کروں کیونکہ اس طرح مَیں جو بات کہنا چاہتی ہوں وہ کہہ سکوں گی۔ مَیں ایک عورت اور میئر ہوں اور جس طرح آپ دیکھ سکتے ہیں کہ میں یہاں اکیلی عورت ہوں۔ مجھے علم ہے کہ آپ کے ہاں عورت کے بارہ میں اَور طرح سوچا جاتا ہے لیکن ایک میئر ہونے کی حیثیت سے میرا فرض ہے کہ مَیں اپنے لوگوں کی نمائندگی کروں۔ میرے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ آپس میں بہت اچھے تعلقات ہوں۔ اور یہ ایک ایسی چیز ہے جو ہم بیلجیم میں آہستہ آہستہ بھولتے جارہے ہیں۔ ہم بھولتے جارہے ہیں کہ دوستی کی کیا اہمیت ہے، ایک دوسری کی مدد کرنا کتنا ضروری ہے اور ایک دوسرے کا خوشی اور غم میں ساتھ دینا کتنا ضروری ہے۔ اس لئے مجھے خوشی ہے کہ آج مَیں مسجد کے سنگ بنیاد کی خوشی کے موقع پر آپ کے ساتھ، حضور کے ساتھ اور معزز مہمانوں کے ساتھ منارہی ہوں۔ مَیں دل سے امید کرتی ہوں کہ یہ مسجد ایک ایسی جگہ ہو جہاں آپ اچھا محسوس کریں، ایک عبادت کی جگہ اور ہر کسی کے لئے محبت کی ایک جگہ کا باعث بنے۔ مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں‘‘۔

☆ موصوفہ کے ایڈریس کے بعد Mr. Marc Kool نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ آپ Ukkel میں بطور قونصلر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ نے سولہ سال کی عمر میں اپنی سیاسی زندگی کا آغاز کیا۔ 37 سال سے اپنے شہر اور شہریوں کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے کام کررہے ہیں اور مختلف اداروں سے وابستہ رہے۔ کونسلر، ورکس، ٹاؤن، پلاننگ، ماحولیات، موبلٹی، Ukkel میں شہر کی ایسوسی ایشن اور برسلز میں سرمایہ کاری کے صدر۔ لبرل Ukkel-MR کی ایسوسی ایشن کے صدر۔ سیکرٹری MR LB پالیسی۔ لبرل مسٹر Ukkel کی ایسوسی ایشن کے صدر۔ Audiovisual پر لبرل کی کارروائی اور عکاسی کے لئے مرکز کے چیئرمین ہیں۔

موصوف نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: ’’حضور، خواتین وحضرات! آپ کی جماعت کے لوگوں نے مجھ سے کہا ہے کہ مَیں آپ کے لئے استقبالیہ کلمات کہوں جس کے کہنے پر مجھے خوشی ہے۔ برسلز کی آبادی گیارہ لاکھ ہے اور یہ یورپ کے دارالحکومت کے طور پر جانا جاتا ہے۔ برسلز میں 19 میونسپلیٹیز ہیں جن میں سے ایک Ukkel ہے جس کی آبادی 87 ہزار ہے جس کا چوتھا حصہ غیر ملکی ہیں۔ Ukkel اپنے پارکوں کی وجہ سے برسلز کے گرین لینڈ کے طور پر جانا جاتا ہے۔ یہاں پر مختلف مذاہب کے لوگ رہتے ہیں۔ یہاں کی لوکل authority اس بات کا خیال رکھتی ہے کہ ہر کوئی آزادی سے اپنا مذہب اپنا سکے لیکن دوسرے کے عقائد کی عزت کرے۔ علم کی تلاش میں مختلف راستے اپنائے جاسکتے ہیں جس طرح ایک درخت کی مختلف شاخیں ایک ہی تنے سے نکلتی ہیں۔ ہمیں ان سب راستوں کی عزت کرنی چاہئے۔ مسلمانوں کی جماعت اور خاص طور پر جماعت احمدیہ Ukkel میں ایک اقلیت ہے اس لئے ہم لوکل اتھارٹی ہونے کے طور پر اس بات کا خاص خیال رکھتے ہیں کہ ان کے بلند ارادوں کی عزت کی جائے اور ان کے ماٹو ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ کی قدر کی جائے۔ آپ کی جماعت کو ماضی میں بہت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ آپ کی جماعت یہاں Ukkel میں اپنے ہمسایوں کے ساتھ امن اور ہم آہنگی میں بڑھتی چلی جائے گی۔ Ukkel کے لوگ آپ کی جماعت کے یہاں آنے سے ڈرتے تھے لیکن مجھے انہیں کہنا پڑے گا کہ وہ غلط تھے اور مَیں انہیں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ آپ لوگوں کے ساتھ تحمل سے رہیں اور آپ کی عزت کریں۔ آپ کی توجہ کا بہت شکریہ اور حضور مَیں آپ کی یہاں تشریف آوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں‘‘۔

☆ بعد ازاں اس علاقہ کے ایک پادری Guy Vanden نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: ’’حضور اور جماعت کے پیارے لوگو! مجھے یہاں آنے پر بہت خوشی ہے اور مَیں خوش ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی ہے۔ میرے یہاں آنے کی تین وجوہات ہیں۔ مَیں یہاں پر ایک پادری ہونے کی حیثیت سے آیا ہوں اور مَیں پانچ عیسائی جماعتوں کا نمائندہ ہوں۔ یہ پہلی وجہ ہے۔ دوسری وجہ ایک عیسائی ہونے کے طور پر حضرت عیسیٰ ہمارے لئے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ آپ کا ماٹو ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ مجھے بہت پسند ہے۔ مجھے آپ کی جماعت کے بارہ میں کوئی علم نہیں تھا۔ مَیں نے انٹرنیٹ پر ڈھونڈا اور جو کچھ بھی آپ کی جماعت کے بارہ میں اچھی باتیں لکھی تھیں وہ سب دیکھ کر مجھے بہت حیرانی ہوئی۔ مَیں ایک مومن عیسائی ہونے کی حیثیت سے یہاں آکر بہت خوش ہوا ہوں۔ تیسری وجہ ایک انسان ہونے کے طور پر۔ جیسا کہ پہلے کہا جاچکا ہے کہ یہ ماٹو ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ universal ہے۔ مَیں آپ کا یہاں ہمارے درمیان استقبال کرتا ہوں۔ شکریہ‘‘

☆ اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں سے آخری ایڈریس Mr. Fouad Ahidar نے پیش کیا۔ آپ فلیمش سیاستدان ہیں۔ آپ برسلز اور فلیمش سطح پر SPA کے فعال رکن ہیں۔ آپ برسلز پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔ یہ فلیمش برادری اور عام کمیونٹی کے کمیشن میں خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے مسجد کے سلسلہ میں جماعت کی کافی مدد کی ہے۔

موصوف نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: ’’مجھے بہت فخر ہے کہ مَیں آپ کی مسجد کے سنگ بنیاد پر یہاں موجود ہوں۔ اوّل اس لئے کہ یہ ایک بہت خوبصورت پراجیکٹ ہے۔ اور دوم اس لئے کیونکہ خلیفہ کی تشریف آوری سے اس کی قدر بڑھ گئی ہے۔ میرے خیال سے ایک تصویر ہزار باتوں سے زیادہ کہہ دیتی ہے۔ جیسا کہ ہمیں یہ پراجیکٹ نظر آرہا ہے جو کہ کتنا خوبصورت ہے۔ اور مجھے خوشی ہے کہ آخر کار آپ کو نئی مسجد بنانے کا موقع مل رہا ہے۔ آپ لوگ اسلام کے بہت اچھے سفیر ہیں۔ مَیں خود ایک مسلمان ہوں اور مجھے پتہ ہے کہ بہت سے لوگ مسلمانوں سے ڈرتے ہیں۔ مَیں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ بیلجیم میں آپس میں تبادلۂ خیالات کی حمایت کرتے ہیں جس کی وجہ سے لوگ اسلام سے محبت کرنے لگے ہیں۔ اور مَیں خاص طور پر خلیفہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ وہ یہاں تشریف لائے ہیں۔ مَیں Mr. Kools کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ آپ Ukkel کی municipality میں کام کرتے ہیں۔ کیونکہ آج کے زمانہ میں ایک مسجد کے بنانے کی حمایت کرنے کے لئے بہت ہمّت کی ضرورت ہے۔ آپ بہت خوش نصیب ہیں کہ آپ کے ساتھ ایسے لوگ ہیں، یہ سب جو یہاں بیٹھے ہیں جو تبادلۂ خیالات کے لئے تیار ہیں۔ ان کی وجہ سے ہم اسلام کی اچھی تصویر پیش کرسکتے ہیں۔ ان لوگوں کے بغیر شاید آپ آج یہاں نہ موجود ہوتے۔ مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔‘‘

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سنگ بنیاد مسجد بیت المجیب بمقام برسلز، بیلجیم۔ مؤرخہ 15 ؍اکتوبر 2011ء

تشہد وتعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام معزز مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا ترجمہ بھی فرمایا کہ ’’آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت ہو‘‘۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج ہم سب یہاں احمدیہ مسلم جماعت بیلجیم کی پہلی مسجد کے سنگ بنیاد کے موقع پر اکٹھے ہوئے ہیں۔ یہ مسجد جو آج تعمیر ہونے جارہی ہے اس کا مقصد صرف اتنا ہے کہ ہمارے پاس ایسی جگہ ہو جہاں ہم ایک خدا کی عبادت کرسکیں۔ جہاں ہم سب باہم متحد ہوکر عبادت کرسکیں، خدا کے سامنے جھک سکیں اور اس کی برکتیں حاصل کرسکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سب سے پہلے تو مَیں آج یہاں پر موجود اُن مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو کہ احمدی مسلمان نہ ہونے کے باوجود بھی صرف احمدیوں کے ساتھ تعلق کی بناء پر تشریف لائے ہیں۔ یا پھر اس وجہ سے تشریف لائے ہیں کہ ان کے ذہن میں ہماری کمیونٹی کے متعلق اچھا تأثر ہے۔ جیسا کہ اس علاقہ کے پادری صاحب نے بیان کیا۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جن کو دعوت ہی پہلی مرتبہ دی گئی ہے۔ بہر حال آپ کی آمد کی جو بھی وجہ ہو، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگ مذہبی اختلافات کے باوجود بھی اپنے اچھے تعلقات کو برقرار رکھنے اور انسانی اقدار کو قائم کرنے کی خاطر یہاں تشریف لائے ہیں۔ آپ کی تشریف آوری کا مَیں صرف مشکور ہی نہیں ہوں بلکہ آپ سب کی دل سے عزت کرتا ہوں اور آپ کے اس اچھے عمل کی وجہ سے آپ سب کی تعریف کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جیسا کہ ہم سب بخوبی واقف ہیں کہ آجکل کے زمانہ کے تیز مواصلاتی نظام اور الیکٹرانک میڈیا نے دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والی قوموں کی روایات، ثقافتوں اور مذاہب کو کھول کر رکھ دیا ہے۔ آجکل کے دَور میں ہر رونما ہونے والے واقعہ کی خبر چند منٹوں میں دنیا کے کناروں تک پہنچ جاتی ہے۔ سفر کی سہولیات کی وجہ سے بھی قومیں ایک دوسرے کے قریب آرہی ہیں۔ بالفاظِ دیگر دنیا ایک گلوبل ویلیج بن چکی ہے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ جہاں گلوبل ویلیج کے فوائد ہیں وہاں اس کے نقصانات بھی ہیں۔ ہر انسان، ہر معاشرہ اور ہر ایک قوم میں برائی بھی ہوتی ہے اور اچھائی بھی۔ اس سیدھی سادی سچائی میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ لیکن یہ بات عیاں ہے کہ کوئی بھی مذہب لوگوں کے ذہنوں میں برائی یا بدی پیدا نہیں کرتا بلکہ پیغمبروں کا لایا ہوا مذہب تو ہمیں برائی سے رکنے اور اچھائی اپنانے کی تعلیم دیتا ہے۔ اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں یہی سکھایا ہے کہ ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بدقسمتی سے آجکل کے دور میں بعض مسلمان گروپوں کی حرکات اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں اور یہ لوگ اسلام کے نام پر اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ جس سے پھر مخالفینِ اسلام، اسلام میں خامیاں تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اسلام کو مزید بدنام کرتے ہیں۔ وہ مسلمان جو ایسی حرکتیں کرتے ہیں وہ اسلام مخالف گروپوں کو کثرت سے مواد مہیا کرتے ہیں جس کے ذریعہ سے وہ پھر اسلام کو بدنام کرتے ہیں اور میڈیا میں اسلام کا غلط تصور پیش کرتے ہیں۔ ایک عام آدمی کو جو کچھ بھی بتایا جاتا ہے وہ اس کی تحقیق اور تفتیش نہیں کرتا بلکہ اسلام کے خلاف کئے جانے والے پروپیگنڈا کو درست گمان کرنے لگ جاتا ہے۔ جبکہ تعلیم یافتہ اور محقق لوگ تو معاملہ کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ لوگ جو یہاں تشریف لائے ہیں وہ سنی سنائی باتوں سے متأثر نہیں ہیں بلکہ ہمیں جاننے کی کوشش کررہے ہیں۔ جیسا کہ پادری صاحب نے ذکر کیا کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کے متعلق انٹرنیٹ پر تحقیق کی ہے۔ یہ سن کر میری خوشی میں اضافہ ہوا ہے کہ جب کچھ لوگوں نے اس مسجد کی تعمیر کے خلاف نعرہ بازی کی تو احمدی لوگوں کے ہمسایوں نے ان کے اس احتجاج پر کسی قسم کی کوئی توجہ نہ دی بلکہ ان کی مذمّت کی۔ میری دعا ہے کہ ان کا رویہ اور سلوک ہمیشہ ایسا ہی رہے تا اس علاقہ کا امن بھی ہمیشہ برقرار رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جہاں تک ہم احمدیوں کا تعلق ہے تو ہم قانون کی پیروی کرنے والے لوگ ہیں، ہم اعلیٰ اخلاق کے مالک لوگ ہیں یا اعلیٰ اخلاق اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم ہمیشہ صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ صرف منہ کی باتیں نہیں ہیں بلکہ حقیقت میں بھی بعض ممالک میں ظالمانہ اور بے رحم سلوک کے باوجود بھی ہم نے کبھی بدلہ نہیں لیا۔ آپ کو احمدی مسلمانوں کا یہ رویہ دنیا میں ہر جگہ ملے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم اس زمانہ کے اُس مصلح کے پیروکار ہیں جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی پیروی کرنے والا تھا، جو کہ مخلوق کو اس کے خالق کے نزدیک کرنے آیا تھا، جو انسانوں کو شعور دلانے آیا تھا کہ انہیں اپنے دوسرے ساتھیوں کے حقوق ادا کرنے چاہئیں۔ جب بانی سلسلہ احمدیہ جن کو ہم اس دَور کا مصلح اور مسیح موعود مانتے ہیں ایسی تعلیمات لے کر آئے ہوں تو یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ احمدیوں کی مسجد اس علاقہ میں یا دنیا میں کسی جگہ بھی بدامنی پھیلانے کا ذریعہ بنے؟ ہم تو صرف یہاں اپنے خالق کے سامنے جھکنے کے لئے آئے ہیں، ہم تو صرف یہاں پیار، محبت اور بھائی چارہ پر عمل کرنے کے لئے اور اس کو فروغ دینے کے لئے آئے ہیں، ہم تو صرف یہاں معاشرہ میں امن اور ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے آئے ہیں۔ جب اس مسجد کی تعمیر مکمل ہو جائے تو آپ دیکھیں گے کہ جو مَیں کہہ رہا ہوں وہ سچ ہے۔ یہ مسجد تو پیار، محبت اور صبر جو کہ اسلام کی حقیقی تعلیمات ہیں کا مظاہرہ کرے گی۔ دنیا کے تمام مذاہب کو مذہبی ہم آہنگی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ مزید برآں بنی نوع انسان کو اپنا خالق پہچاننے کی فوری ضرورت ہے۔ کیونکہ یہی چیز بنی نوع انسان کی بقا کی ضامن ہے۔ ورنہ دنیا تو تباہی کی طرف تیزی سے جارہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میری دعا ہے کہ ہم سب اپنی ذمہ داری سمجھنے والے ہوں اور ہم دنیا میں امن، محبت اور معرفت الٰہی کو قائم کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کرنے والے ہوں۔ اور میری دعا ہے کہ ہم اُس تباہی سے

محفوظ رہیں جو ہمیں ختم کر دے گی۔

آخر پر مَیں ایک مرتبہ پھر تمام معزز مہمانان، جنہوں نے اپنا وقت دیا اور جن کی تشریف آوری کی وجہ سے آج کی شام پُر لطف ہوگئی، کا بہت زیادہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چار بج کر 10 منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں سنگ بنیاد رکھے جانے کی کارروائی شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعاؤں کے ساتھ بنیادی اینٹ رکھی۔ بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی نے دوسری اینٹ رکھی۔ اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدیداران کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت عطا ہوئی:

مکرم حامد محمود شاہ صاحب (امیر جماعت بیلجیم)، مکرم عبدالماجد طاہر صاحب (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)، مکرم حافظ احسان سکندر صاحب (مبلغ انچارج بیلجیم)، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم منور احمد بھٹی صاحب (صدر مجلس انصاراللہ بیلجیم)، مکرم محمد اسماعیل خان صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیم)، مسز بشریٰ احسان صاحبہ (صدر لجنہ اماء اللہ بیلجیم)، مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب (صدر جماعت برسلز)، مکرم راجہ عبداللطیف صاحب (زعیم انصاراللہ برسلز)، مکرم مظفر قریشی صاحب (ریجنل قائد برسلز)، مکرم شریف احمد صاحب (قائد برسلز)، Mr. Marc Cools (کونسلر Uccel)، مکرم محمد Ouachen صاحب (نمائندہ عرب احمدی احباب)، مکرم عثمان Marry صاحب (نمائندہ افریقن احمدی احباب)، مکرم رقیب الحق صاحب (نمائندہ بنگالی احمدی احباب)، مکرم Tom احمد صاحب (نمائندہ بیلجیئن احمدی احباب)۔ آخر پر ایک واقفہ نو بچی عزیزہ امۃ السبوح نے اور واقف نو بچے عزیزم وقاص احمد نے بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد ریفریشمنٹ کا پروگرام تھا۔

مسجد بیت المجیب کے سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد مہمانوں کے تأثرات

☆ میئر آف Mr. Ludwig Vandenhov، Sint-tuiden نے مسجد بیت المجیب کے سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: اِس تقریب میں شمولیت اور حضور کا خطاب سننے کے بعد انہوں نے اِس سارے پروگرام کی تصاویر، CDs اور DVDs مانگی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کے اَمن کے اس خوبصورت پیغام اور اِس مسجد کو اپنے علاقہ کی کونسل اور عوام کو دکھانا چاہتے ہیں اور ان کو اِس بات پر آمادہ کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے علاقہ میں بھی ایسی ہی خوبصورت مسجد اور ماحول کا آغاز جلد ہونا چاہئے۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ حضور انور کا یہ خطاب اور اس تقریب کی کارروائی اپنی کونسل کی آفیشل ویب سائٹ پر چلانا چاہتے ہیں۔

☆ جناب فواد آحیدر (Fouad Ahidar) ممبر برسلز پارلیمنٹ نے اس تقریب کے بعد اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: دنیا بھر کے مسلمانوں کا خلافت کے بغیر کوئی مستقبل نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ حضور انور کے خیالات اور جماعت احمدیہ کا امن اور سلامتی کا پیغام اپنے پیشہ وارانہ دوستوں کو بلا امتیاز، چاہے وہ مسلمان ہوں یا دوسرے مذاہب والے ہوں، سب کو اور اسی طرح اپنے حلقہ احباب میں شامل دوسرے افراد کو ضرور پہنچائیں گے۔

انہوں نے اِس تقریب سے رخصت ہونے کے معاً بعد مبلغ بیلجیم کو فون کیا اور کہا کہ وہ انہیں اس ہفتہ کے دوران جا کر ضرور مل لیں۔

☆ جناب وارد کینس (Ward Kennes) میئر آف Kasterlee نے کہا کہ ان کو اِس تقریب میں شامل ہو کر بے حد خوشی ہوئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آج ایک منسٹر برائے ایجوکیشن یوتھ جناب Pascal Smith نے اُن کے شہر ایک آفیشل دورہ پر آنا تھا اور بطور میئر میری وہاں موجودگی ضروری تھی۔ لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ میرا اس تاریخی موقع پر جبکہ خلیفۃ المسیح یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اس تقریب میں شامل ہونا ہی میرے لئے سب سے اہم اور ضروری کام تھا۔ لہٰذا مَیں آج آپ کے درمیان موجود ہوں۔

☆ جناب مارک کول ڈپٹی میئر و کونسلر Uccle نے بتایا کہ چونکہ اس مسجد کی منظوری کے لئے مَیں نے جماعت احمدیہ بیلجیم کو اپنا تعاون اور مدد فراہم کی تھی لہٰذا اب اس موقع پر حضور انور کا خطاب سننے کے بعد مَیں بہت خوشی اور یقین کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں کہ جماعت کی مدد اور تعاون کا میرا فیصلہ بالکل درست تھا اور مجھے حضور انور کی یہ بات سن کر بھی بہت خوشی ہوئی کہ یہ مسجد صرف ایک مسجد ہی نہیں بلکہ یہ مسجد بیلجیم اور اس علاقہ کے عوام کے لئے امن اور محبت کا ایک نشان اور علامت بھی ہے۔

لندن (برطانیہ) کے لئے روانگی

مسجد بیت المجیب کے سنگ بنیاد کی اس تقریب کے بعد پروگرام کے مطابق یہاں سے واپس لندن (برطانیہ) کے لئے روانگی تھی۔

آج صبح ہالینڈ سے مکرم امیر صاحب ہالینڈ ھبۃ النور صاحب، مبلغ انچارج صاحب ہالینڈ نعیم احمد صاحب، مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ ہالینڈ، مکرم حمید احمد صاحب نائب امیر ہالینڈ، مکرم زبیر اکمل صاحب، مکرم طاہر محمود صاحب ایڈیشنل جنرل سیکرٹری اور خدام کی سیکورٹی ٹیم حضور انور کے قافلہ کے ساتھ بیلجیم آئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہاں سے لندن روانگی سے قبل امیر صاحب ہالینڈ نے اپنے رفقاء کے ساتھ مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

چار بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور قافلہ فرانس کی بندرگاہ Calais کے لئے روانہ ہوا۔ ایک گھنٹہ بیس منٹ کے سفر کے بعد چھ بجے چینل ٹنل (Channel Tunnel) آمد ہوئی۔ Calais سے Dover تک واپسی کا پروگرام بھی فیری کی بجائے ٹرین کے ذریعہ تھا۔

امیگریشن کی کارروائی کے بعد سات بج کر 20 منٹ پر ٹرین میں سوار ہوئے اور گاڑیاں ٹرین میں Board کی گئیں۔ اور پچیس منٹ کے سفر کے بعد ٹرین چینل ٹنل کراس کر کے Dover کے قریب برطانیہ کی سرزمین میں داخل ہوئی اور اپنے اسٹیشن پر رُکی۔ پانچ منٹ کے وقفہ کے بعد فرانس کے وقت کے مطابق آٹھ بجے اور برطانیہ کے وقت کے مطابق سات بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔

مکرم امیر صاحب یوکے، مکرم مبلغ انچارج صاحب یوکے اور دیگر جماعتی عہدیداران اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ یوکے اپنی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔

مسجد فضل لندن میں ورود مسعود

یہاں سے قریباً ایک گھنٹہ بیس منٹ کے سفر کے بعد آٹھ بج کر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مسجد فضل لندن میں ورود مسعود ہوا۔ احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں بچیوں نے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کے 22ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

(رپورٹ: عبدالستار خان۔ امیر جماعت احمدیہ گوئٹے مالا)

وسطی امریکہ کے ملک گوئٹے مالا میں جماعت احمدیہ کے بائیسویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد 2 تا 4 دسمبر 2011ء کو مسجد بیت الاوّل گوئٹے مالا میں ہوا۔ اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نمائندہ کی حیثیت سے محترم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب نائب امیر USA نے بھی شرکت کی۔ جلسہ میں گوئٹے مالا کے احمدی احباب کے علاوہ متعدد وکلاء، پروفیسرز، جج، اخبار نویس اور زندگی کے دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے علاوہ امریکہ سے آٹھ اور پانامہ سے ایک نومبائع شامل ہوئے۔

2 دسمبر 2011ء کو نماز جمعہ محترم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب نے پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد از روئے قرآن و حدیث کا مضمون بیان کیا۔ جس کا سپینش ترجمہ مکرم داؤد گونسالس صاحب نے پیش کیا۔

افتتاحی اجلاس میں مکرم فائز احمد صاحب نے تلاوت قرآن کی اور مکرم جمیل چودھری صاحب آف USA نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا۔ مکرم داؤد گونسالس صاحب جنرل سیکرٹری نے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور جلسہ سالانہ کی غرض و غایت بیان کی۔ افتتاحی تقریر میں محترم داؤد احمد حنیف صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا جس کا سپینش ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد خاکسار نے ''ایک مثالی احمدی'' کے موضوع پر سپینش زبان میں تقریر کی۔ بعد ازاں پانامہ سے تشریف لانے والے نو احمدی مکرم Gregorio صاحب نے قبول احمدیت کا ایمان افروز واقعہ سنایا۔

دوسرے روز کا آغاز بھی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پہلا خطاب مکرم ڈاکٹر امتیاز چودھری صاحب آف امریکہ کا ''شرائط بیعت اور ایک احمدی کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر تھا۔ پھر مکرم داؤد گونسالس صاحب نے ''صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام'' کے موضوع پر جامع تقریر کی۔ اس کے بعد سوال و جواب کا پروگرام ہوا جس میں نومبایعین نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔ اس کے بعد نمازوں اور کھانے کا وقفہ ہوا۔

شام کے اجلاس کا آغاز بھی تلاوت قرآن پاک سے ہوا جس کے بعد محترم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب نے ''خلافت کی اہمیت و برکات'' کے موضوع پر تقریر کی اور مکرم داؤد گونسالس صاحب نے ''انفاق فی سبیل اللہ'' کے موضوع پر تقریر کی۔

4 دسمبر کی صبح دس بجے آخری اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد اجلاس کی پہلی تقریر خاکسار نے سیرۃ النبی ﷺ کے عنوان سے کی اور آنحضرت ﷺ کو امن کا شہزادہ ثابت کرتے ہوئے آپؐ کی پاکیزہ زندگی سے متعدد واقعات پیش کئے۔ نومبائع پروفیسر ماریو گونسالس صاحب نے ''اسلام میں عورت کا مقام'' کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم داؤد گونسالس صاحب نے ہیومینٹی فرسٹ کا تعارف کروایا اور اس کی خدمات کا تذکرہ کیا۔ آخری تقریر مکرم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب کی تھی جس کا عنوان تھا ''اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے''۔ یہ تقریر بہت پسند کی گئی۔ پھر جملہ حاضرین کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ ایک زیر تبلیغ خاتون نے کہا کہ جو پیغام ہم نے سنا ہے اس کی گوئٹے مالا میں بکثرت اشاعت ہونی چاہئے تاکہ دنیا ہلاکت سے بچ سکے۔ ایک دوست نے کہا کہ وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اسلام غور و فکر اور عقل سے کام لینے والوں کا مذہب ہے۔ پانامہ کے نومبائع احمدی مکرم Gregorio صاحب نے کہا کہ اسلام کی عملی تصویر مجھے یہاں نظر آئی ہے اور باہمی اخوت، پیار اور اسلامی نماز کی پابندی سے بہت متأثر ہوا ہوں۔

جلسہ کے تینوں دن نماز تہجد باجماعت ادا کی جاتی رہی اور نماز فجر کے بعد درس القرآن کا بھی پروگرام ہوتا رہا۔ مکرمہ روح الامین صاحبہ اہلیہ مکرم فضل قریشی صاحب آف امریکہ نے نومبائع خواتین کو حجاب سینا اور پہننا سکھایا۔ ایک زیر تبلیغ خاتون Alma صاحبہ نے بیعت کرنے کی توفیق پائی۔ ایک نومبائع خاتون محترمہ Alejandra صاحبہ نے اپنے اخراجات پر مہمانوں کی سیر کے لئے دو بسوں کا انتظام کیا۔

جلسہ کی تیاری کے لئے کئی ہفتوں سے خدام و انصار کا وقار عمل جاری تھا۔ مختلف شعبہ جات نے احسن رنگ میں اپنے فرائض سرانجام دیئے۔

نیشنل اخبار "El Periodico" نے آخری اجلاس کی کارروائی تصویر کے ساتھ شائع کرتے ہوئے لکھا کہ جماعت احمدیہ امن و سلامتی کا پیغام دیتی ہے۔

بقیہ: تقریب پین افریقن ایسوسی ایشن از صفحہ نمبر 16

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کے دو اہم مقاصد کا ذکر فرمایا جن کے لئے خدا نے آپ کو بھیجا تھا۔ پہلا یہ کہ انسان کا خدا سے تعلق قائم کیا جائے۔ آپؑ کی بعثت کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو یقین دلائیں کہ ہمارا ایک خدا ہے، وہ ربّ

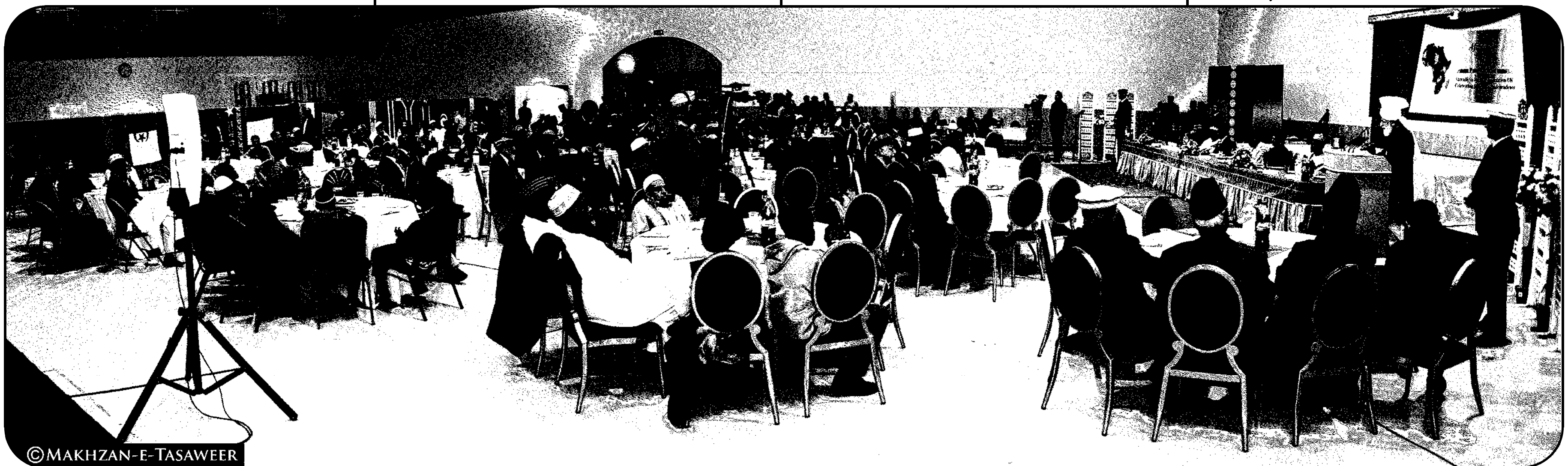

العالمین ہے اور تمام طاقتوں کا مالک ہے۔ دوسرا مقصد اس کی بعثت کا یہ تھا کہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذمہ حقوق کے متعلق بتائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس خوبصورتی سے اس بارہ میں بتایا کہ اگر لوگ اس کو سمجھ جائیں تو انسانی اقدار قائم ہوں گی اور انسان اپنے ہم جنس بنی نوع پر ظلم نہیں کرے گا۔ حضور علیہ السلام نے انسانیت کے حقوق اس تفصیل سے سمجھائے اور بتایا کہ بعض اوقات بندوں کے حقوق خدا کے حقوق پر فوقیت رکھتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ کے حقوق دوسرے درجہ پر ہیں بلکہ یہ کہ خدا تعالیٰ خود بنی نوع انسان کے حقوق کا اتنا خیال رکھتا ہے کہ بعض صورتوں میں بندوں کے حقوق کی ادائیگی کو ترجیح دینے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور یہ کہ اس کے بعد خدا کے حقوق ادا کئے جائیں اور یہ اسلام کی تعلیم کے عین مطابق ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جو طاقتور ہیں بدقسمتی سے ان کی طرف سے اس امر کو بہت نظرانداز کیا گیا ہے۔ بہت سے قوانین ایسے ہیں جو اس کے منافی ہیں۔ ایک طرف بادشاہت ہے اور ڈکٹیٹر حکومت کر رہے ہیں اور دوسری طرف لوگوں کے بہت کم حقوق ہیں۔ حکمران بہت سے حقوق صرف اپنے لئے رکھتے ہیں جس کے نتیجہ میں ان ممالک میں بے چینی اور انتشار ہے۔ کئی جمہوری ممالک میں بھی ایسے وقت آتے ہیں کہ پالیسیز پر عمل نہیں کیا جاتا۔ جمہوریتوں میں بھی اکثر ناانصافیاں دیکھنے میں آتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اسلام ہمیں خودغرضی کی بجائے بے لوث خدمت کی تعلیم دیتا ہے۔ صرف اسی صورت میں قربانی کی صحیح روح معاشرہ میں قائم ہوسکتی ہے جب دوسروں کے حقوق کو اہمیت دی جائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت اس کی تفصیل میں جانا ممکن نہیں۔ مَیں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ احمدیہ مسلم جماعت دوسروں کے حقوق کی بحالی کے لئے قائم کی گئی ہے۔ افراد جماعت احمدیہ عالمگیر باقاعدگی سے چندہ دیتے ہیں۔ دنیا میں شہرت یا مقبولیت کے لئے نہیں بلکہ خدا کی رضا کے لئے۔ ہمارے بہت سے چندے افریقہ کی خدمت کے لئے اکٹھے کئے جاتے ہیں۔ ہم صرف روحانی لحاظ سے ہی اہل افریقہ کو خدا کے قریب نہیں لا رہے بلکہ ہم نے بہت سے سکول اور اسپتال افریقہ میں کھولے ہیں اور کئی احمدی انجینئرز جو مغرب میں تعلیم یافتہ ہیں افریقہ کے دُوردراز علاقوں میں جاکر لوگوں کو پانی اور بجلی کی سہولتیں مہیا کر رہے ہیں۔ اس غرض سے وہ کئی کئی راتیں پینے کا پانی مہیا کرنے میں خرچ کردیتے ہیں۔ اسی طرح سولر پینل لگاتے ہیں۔ اب بعض ممالک میں ماڈل ویلیجز بنا رہے ہیں جن میں روشنی، پانی، سٹریٹ لائٹس وغیرہ مہیا کی جائیں گی۔ احمدی رضا کار اس غرض کے لئے کوئی رقم نہیں لیتے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ درست ہے کہ اپنے اسپتالوں میں ہم امراء سے فیس لیتے ہیں لیکن ہزاروں غرباء کا مفت علاج کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ خدمات ہم کسی بدلہ کے لئے یا احسان جتانے کے لئے نہیں کرتے بلکہ ہماری خواہش خدا کی خاطر انسانیت کی خدمت ہے۔ خدا کے فضل سے جماعت کے صاحب حیثیت افراد اس بارہ میں مدد کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مَیں خود آٹھ سال سے زائد عرصہ افریقہ میں رہا ہوں۔ اس دوران میں افریقن لوگوں کے مزاج سے خوب واقف ہوں۔ بالعموم افریقن لوگوں کا یہ مزاج ہے کہ وہ قربانی کرتے ہیں اور احمدیوں میں یہ جذبہ اَور بھی زیادہ ہے۔ انشاء اللہ ہم افریقن لوگوں کی بھلائی کے لئے خدمت کرتے رہیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مَیں یہ بھی بتادوں کہ کئی افریقن ممالک میں احمدیت ان ممالک کی آزادی سے قبل بھی موجود تھی۔ ان ممالک میں احمدیت نے ان ممالک کی آزادی کے لئے نہایت اہم کردار ادا کیا۔ مثلاً جب سیرالیون نے آزادی حاصل کی تو اس کی حکومت نے اس بات کو سراہا اور پاکستان سے احمدیہ مسلم جماعت کے مرکزی نمائندہ کو آزادی کی تقریبات میں شمولیت کی دعوت دی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مکرم شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائیکورٹ کو آزادی کی تقریبات میں شمولیت کے لئے بھیجا۔ اس تقریب میں حکومت کے ایک سینئر ممبر نے مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کی تقریر پر اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کی باتوں نے ہمارے دلوں کو چھوا ہے۔ اور کہا کہ اگر سیرالیون کے لوگ ان کی باتوں پر عمل کریں تو وہ کامیابی اور ترقی کی راہوں پر گامزن ہوں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں بعد میں بھی حکومت سیرالیون کی طرف سے جماعت کی ملکی خدمات کو سراہنے کی مختلف مثالیں بیان فرمائیں اور بتایا کہ کئی احمدی بھی ممبر آف پارلیمنٹ بنے، بعض ایمبیسیڈر رہے اور مختلف حیثیتوں سے ملک کی خدمت میں حصہ لیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ تنزانیہ کی آزادی میں بھی احمدیوں نے نمایاں طور پر حصہ لیا۔ حضور ایدہ اللہ نے تنزانیہ کے معروف احمدی مکرم امری عبیدی صاحب کا خصوصیت سے ذکر فرمایا جو جماعت کے مرکز ربوہ میں زیر تعلیم رہے اور جماعت کے مشنری تھے۔ بعد میں وہ دارالسلام کے پہلے میئر منتخب ہوئے اور لیجسلیٹو کونسل ٹانگانیکا کے ممبر بھی بنے۔ حکومتی ارکان ان سے اہم امور میں مشورہ کیا کرتے تھے۔ انہوں نے ساری زندگی اپنی قوم کے لئے عظیم خدمات سرانجام دیں۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ اس ملک کا نام تنزانیہ ایک ایشین احمدی مسلمان کی تجویز پر چنا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مختصر یہ کہ احمدیہ جماعت نے اہل افریقہ کی خدمت کے لئے ایک نمایاں کردار ادا کیا اور کرتی رہے گی۔ اور یہ خدمت ہم کسی ذاتی مفاد یا خودغرضی کے بغیر کرتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ میری دلی دعا ہے کہ افریقن لوگ آزادی سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ اپنے قدرتی وسائل کو اپنے لوگوں کی بھلائی کے لئے خرچ کریں۔ حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے حوالہ سے فرمایا کہ تمام ممالک یاد رکھیں کہ ملک کے حکمران اس قوم کے خادم ہیں۔ جو بھی قوانین ہوں وہ غریبوں اور امیروں پر یکساں لاگو ہونے چاہئیں۔ اگر یہ اصول لاگو رہے تو ہمیشہ ملک ترقی کی راہ پر گامزن رہیں گے۔ انشاءاللہ۔ ورنہ عالمی بڑی طاقتیں آپ کے قدرتی وسائل کو دھوکے اور فریب کے ذریعہ یا مختلف بہانوں سے اپنے قبضہ میں لے لیں گی۔ لیکن اگر غریب اقوام کے حکمران اپنے لوگوں کے حقوق ادا کریں اور عوام بھی اپنے ملک کے مفاد کے لئے کوشش کریں تو ملک ترقی کریں گے۔ اور اگر افریقہ کے تمام ممالک اس طرح کریں تو بلاشبہ افریقہ بہت تیزی سے ترقی کرے گا۔

حضور نے فرمایا کہ مجھے کامل یقین ہے کہ اگر افریقہ کے تمام ممالک اور ان کے عوام متحدہ ہوجائیں اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کریں تو ایک دن افریقہ حقیقی معنوں میں عالمی طاقت کے طور پر ابھرے گا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

آخر پر حضور نے تمام معزز مہمانوں کا آج کی تقریب میں شمولیت پر شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا:

Long live Community,
Long live Africa

خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی۔ بعدازاں عشائیہ پیش کیا گیا۔ اس کے ساتھ یہ تقریب بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas A.Khan, John Thompson,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) **& David Wilson.**
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ یہ ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

حضرت شیخ مسیح اللہ صاحبؓ شاہجہانپوری

ماہنامہ ’’خالد‘‘ اپریل 2009ء میں حضرت شیخ مسیح اللہ صاحبؓ شاہجہانپوری کی سیرت وسوانح سے متعلق ایک مختصر مضمون مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت شیخ مسیح اللہ صاحب شاہجہانپور (اترپردیش) سے تعلق رکھتے تھے۔ اگرچہ آپ کی بیعت کے سال کا علم نہیں لیکن اُس وقت آپ ملتان میں محکمہ انہار میں بطور خانساماں مہتمم کام کررہے تھے۔ ستمبر 1895ء میں حضور علیہ السلام نے حکومت کے نام ایک اشتہار شائع کیا جس کے آخر میں تقریباً سات سو افراد کے نام درج فرمائے۔ حضرت شیخ مسیح اللہ صاحبؓ شاہجہانپوری کا نام بھی قادیان کے احباب میں شامل ہے۔ یہ اشتہار کتاب ’’آریہ دھرم‘‘ میں شائع کیا گیا۔ اسی طرح ایک اور اشتہار میں حضورؑ نے مخالفین کی طرف سے گورنمنٹ کو پہنچائی گئی خلاف واقعہ اطلاعات کی تردید کرتے ہوئے اپنے خاندان اور سلسلہ کے صحیح حالات بیان فرمائے چنانچہ 24؍فروری 1898ء کو دیئے گئے اشتہار میں بطور نمونہ اپنی جماعت کے 316 اصحاب کے اسماء درج فرمائے جن میں 283ویں نمبر پر آپ کا نام بھی شامل ہے۔ ’’مسیح اللہ خاں صاحب ملازم اگزیکٹو انجینئر صاحب ملتان‘‘۔

حضور علیہ السلام نے اپنی کتاب ’’انجام آتھم‘‘ میں 313 اصحاب میں 75ویں نمبر پر آپ کا نام درج فرمایا ہے: ’’شیخ مسیح اللہ صاحب شاہجہانپوری‘‘۔

حضرت شیخ صاحب کچھ عرصہ بعد ہجرت کرکے مستقل قادیان تشریف لے آئے لیکن ہجرت کا سن معلوم نہیں۔ قادیان میں آپؓ مدرسہ تعلیم الاسلام کے بورڈنگ میں ملازم رہے اور بعد میں ایک دکان کھول لی۔ 17 نومبر 1901ء کو جب برطانوی سیاح ڈی ڈی ڈکسن قادیان تشریف لائے تو حضورؑ نے حضرت شیخ صاحبؓ سے کھانا پکوانے کی ہدایت فرمائی۔

حضرت شیخ صاحبؓ مالی قربانی میں بھی شامل ہوتے رہے۔ مہمان خانہ اور کنوئیں کی تیاری میں آپ کی مالی قربانی کا ذکر حضورؑ نے کتاب ’’سراج منیر‘‘ میں درج فرمایا ہے۔ اخبار ’’الحکم‘‘ 30 اپریل 1905ء میں آپؓ کی مدرسہ کے لئے قربانی کا ذکر ہے۔

آپؓ کچھ عرصہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کے پاس بھی ملازم رہے۔ 6؍نومبر 1906ء کی صبح آپؓ نے وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ آپؓ کے اعلان وفات میں ایک بیٹے کا ذکر بھی ملتا ہے جو آپؓ کی وفات کے وقت مدرسہ میں تعلیم حاصل کررہا تھا۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 13؍جون 2009ء میں محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب کی یاد میں مکرم انور ندیم علوی صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اس نظم سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

تھا سلیم خوش مقال و نیک دل شیریں زباں
نکتہ سنج و نکتہ رس ، نکتہ نواز و نکتہ داں
زندگی کا اس کی مقصد خدمت انسان تھا
عظمت انسان پر پختہ سدا ایمان تھا
جہل و تاریکی کا دشمن، علم و دانش کا حبیب
درحقیقت وہ تھا پیغامِ محبت کا نقیب

رؤیا کی بناء پر قبول اسلام

ماہنامہ ’’تحریک جدید‘‘ ربوہ اگست 2009ء میں چند ایسے واقعات شائع کئے گئے ہیں جن میں رؤیا کی بناء پر قبول اسلام کا ذکر ہے۔

آنحضور ﷺ کی بعثت سے قبل حضرت خالد بن سعید بن عاص نے ایک رات خواب دیکھا کہ مکّہ پر سخت تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ اسی کیفیت میں زمزم کے کنوئیں سے نُور پھوٹ کر آسمان کی طرف بلند ہوا اور اُس نے خانہ کعبہ کو روشن کردیا اور پورے مکّہ میں بھی روشنی پھیلا دی۔ پھر وہ یثرب کے نخلستان کی طرف بڑھا اور اُسے روشن کردیا یہاں تک کہ مَیں نے نخلستان میں کھجور کے درختوں پر پھل دیکھا۔

بیدار ہونے پر آپ نے یہ خواب اپنے بھائی عمرو بن سعید سے بیان کیا جنہوں نے کہا: اے میرے بھائی! یہ امر (یعنی رسالت کا معاملہ) بنوعبدالمطلب میں ہوگا کیونکہ روشنی اُن کے باپ کے کنوئیں سے نکلی ہے۔ جب آنحضور ﷺ نے دعویٰ فرمایا تو حضرت خالدؓ نے یہ خواب آنحضور ﷺ سے بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا: وہ نُور مَیں ہوں اور مَیں اللہ کا رسول ہوں۔ چنانچہ حضرت خالدؓ نے اسلام قبول کرلیا اور بعد میں حضرت عمروؓ بن سعید نے بھی اسلام قبول کرلیا۔

اسعد بن زُرارہ اپنی قوم کے چالیس آدمیوں کے ساتھ شام سے تجارت کا سامان لے کر آئے۔ انہوں نے ایک خواب دیکھی کہ کسی نے انہیں کہا: اے ابواُمامہ! مکہ سے ایک نبی کا ظہور ہوگا، تم ضرور اُس کی پیروی کرنا۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ تم لوگ ایک ایسی جگہ پڑاؤ کروگے جہاں تمہارے ساتھی مارے جائیں گے لیکن تم بچ جاؤگے اور فلاں کی آنکھ پر طاعون کا حملہ ہوگا۔ پھر اُن لوگوں نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو راتوں رات اُن میں طاعون پھیل گئی اور وہ سب مارے گئے سوائے ابواُمامہ اور اُن کے اس ساتھی کے جس کی آنکھ طاعون کا شکار ہوگئی تھی۔

حضرت عمرو بن مُرّۃ جُہنیؓ بیان کرتے ہیں کہ ’’اسلام آنے سے قبل اپنے لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ مَیں حج کرنے کی غرض سے نکلا تو مکّہ میں خواب دیکھا کہ کعبہ سے ایک نُور نکل کر پھیلا ہے جس نے یثرب کی پہاڑیوں اور جُہینہ کے اشعر پہاڑ کو روشن کردیا۔ پھر نُور میں سے آواز آئی کہ تاریکیاں چھٹ گئی ہیں اور روشنی پھیل گئی ہے اور خاتم الانبیاء کو مبعوث کیا گیا ہے۔ وہ نُور ایک بار پھر روشن ہوا یہاں تک کہ مجھے حِیرۃ کے محلّات اور مدائن کے سفید محلّات دکھائی دیئے۔ پھر نُور میں سے آواز آئی کہ اسلام پھیل گیا ہے، بُت توڑ دیئے گئے اور رحمی رشتے جوڑ دیئے گئے۔

آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ یہ خواب دیکھ کر مَیں گھبرا کر اُٹھ بیٹھا اور لوگوں سے کہا: اللہ کی قسم! قریش کے اس قبیلے میں ضرور کچھ رونما ہوکر رہے گا۔ پھر مَیں نے انہیں اُس خواب کے بارے میں بتایا جو مَیں نے دیکھا تھا۔ پھر جب ہم اپنے علاقہ میں پہنچے تو ہمیں خبر ملی کہ احمد نامی ایک شخص کی بعثت ہوئی ہے۔ مَیں نکل کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا خواب بیان کیا۔ حضورؐ نے فرمایا: ’’اے عمرو بن مُرّۃ! مَیں تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ مَیں انہیں اسلام کی طرف بلاتا ہوں اور انہیں خون کی حفاظت، صلہ رحمی، اللہ کی عبادت کرنے، بتوں کا انکار کرنے، بیت اللہ کا حج کرنے اور ماہ رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیتا ہوں۔ پس جو قبول کرے گا وہ جنت پائے گا اور جس نے انکار کیا اُس کے لئے آگ ہوگی۔ پس اے عمرو بن مرّۃ! اللہ پر ایمان لاؤ، اللہ تجھے جہنم کے خوف سے محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ مَیں ایمان لے آیا اور پھر حضورؐ کو وہ اشعار سنائے جو مَیں نے اُس وقت کہے تھے جب مَیں نے حضورؐ کے بارہ میں سنا تھا۔ ان اشعار کا ترجمہ ہے: ’’مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ برحق ہے اور بُتوں میں سے (مزعومہ) معبودوں کو مَیں سب سے پہلے چھوڑوں گا تاکہ لوگوں میں سے اپنی ذات اور اپنے باپ کے حوالہ سے سب سے بہتر شخص کی مَیں صحبت اختیار کروں جو آسمانوں کے راستوں کے اوپر موجود لوگوں کے حقیقی بادشاہ (یعنی اللہ) کا رسول ہے‘‘۔

محترم غلام مصطفیٰ پڈھیار صاحب

ماہنامہ ’’خالد‘‘ ربوہ اگست 2009ء میں مکرم گلریز مصطفیٰ صاحب نے اپنے والد محترم غلام مصطفیٰ پڈھیار صاحب کا مختصر ذکرخیر کیا ہے۔

محترم غلام مصطفیٰ پڈھیار صاحب 15 جولائی 1963ء کو صابو پڈھیار ضلع سیالکوٹ میں محترم چودھری شکردین صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا آغاز آپ کے دادا محترم چودھری ناظر علی پڈھیار کے ذریعہ ہوا تھا۔

محترم غلام مصطفیٰ صاحب نے میٹرک کرکے پولیس میں بطور کانسٹیبل ملازمت کرلی۔ 1985ء میں آپ کی شادی ہوئی۔ آپ نہایت شریف، ایماندار، محنتی، پانچ وقت نماز کے پابند اور قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والے تھے۔ نظام وصیت سے منسلک تھے۔ مرحوم حلقہ دارالذکر لاہور کے سیکرٹری زراعت رہے اور مجلس انصاراللہ میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ آپ کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہوئے جن میں سے ایک بیٹا اور بیٹی نظام وقف نو میں شامل ہیں۔

27 مئی 2009ء کو آپ اپنے دفتر میں بطور ASI انچارج ریسکیو 15 بلڈنگ خدمت میں مصروف تھے جب دہشت گردوں نے حملہ کیا اور بم دھماکے کے نتیجے میں آپ شہید ہوگئے۔ اُسی رات پولیس لائنز میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور سرکاری اعزازات کے ساتھ گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔ پھر لاہور میں احمدیوں نے آپ کا جنازہ ادا کیا اور میت ربوہ لائی گئی جہاں نماز جنازہ کے بعد عام قبرستان میں امانتاً تدفین عمل میں آئی۔ آپ نے پولیس کے محکمہ میں 27 سال تک خدمت کی توفیق پائی تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 5؍جون 2009ء کو خطبہ جمعہ میں مکرم غلام مصطفیٰ صاحب کا تذکرہ فرمایا اور بعدازاں نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

وائٹ ہاؤس (White HOuse)

12؍اکتوبر 1442ء کو کرسٹوفر کولمبس نے امریکہ دریافت کیا اور 12؍اکتوبر 1792ء کو واشنگٹن ڈی سی میں امریکہ قصر صدارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس رہائشگاہ کی تعمیر میں صدر واشنگٹن نے ذاتی دلچسپی لی لیکن عمارت مکمل ہونے تک اُن کا انتقال ہوچکا تھا اور امریکہ کے جس صدر کو اس میں پہلی بار داخل ہونے کا موقع ملا وہ جان ایڈمز تھے۔ تاہم اُس وقت بھی تعمیر کا کام جاری تھا۔ 1830ء میں یہاں پانی کی سپلائی شروع ہوئی۔ 1835ء میں عمارت کو گرم رکھنے کا انتظام مکمل ہوا۔ اس عمارت میں بجلی کی سپلائی 1891ء میں شروع ہوئی۔ اُس زمانہ میں اس کا رنگ سفید نہ تھا اور یہ President Mansion کہلاتا تھا۔ جب انگریزوں نے واشنگٹن پر حملہ کرکے اِس عمارت کو نذرآتش کردیا تو آگ سے پیدا ہونے والے نشانات مٹانے کے لئے پوری عمارت پر سفید رنگ کردیا گیا اور تب سے یہ عمارت White House کہلانے لگی۔

وائٹ ہاؤس کی شاندار عمارت 53 میٹر لمبی اور 26 میٹر اونچی ہے۔ پہلی منزل پر صدارتی دفاتر ہیں جبکہ دوسری اور تیسری منزل صدر اور اُن کے اہل خانہ کی رہائش کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اس میں 16 بیڈرومز ہیں۔ نیز ڈرائنگ، ڈائننگ، سٹڈی، گیسٹ رومز اور ہر طرح کی سہولیات موجود ہیں۔ عمارت میں تفریح کے لئے ایک عجائب گھر اور سینما گھر بھی موجود ہے۔ قریباً چھ ہزار سیاح روزانہ یہاں آتے ہیں۔ یہ واحد صدارتی رہائشگاہ ہے جو عوام کے لئے کھلی ہے اور داخلہ بھی مفت ہے۔

یہ معلوماتی مختصر مضمون ماہنامہ ’’خالد‘‘ ربوہ جولائی 2009ء میں مکرم راشد احمد بلوچ صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 21؍فروری 2009ء میں شائع ہونے والے مکرم ناصر احمد سید صاحب کے کلام سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ایسے میں سوچتا ہوں اسے ہر خیال میں
جیسے وہ ڈھل گیا ہو مرے خدوّخال میں
ہو کاش پستیوں کے مقدر میں اس کی دھوپ
نکلا ہے آفتاب جو عہدِ زوال میں
تم کو قبول نہ سہی ہم کو قبول ہے
ہم نے تو اس کو چن لیا قحط الرجال میں
ہے اپنے ساتھ مرشد مسرور کی دُعا
عرشوں سے فضل آتے ہیں بھر بھر کے تھال میں
میں اس کے قافلے کی بھلے دھول میں رہوں
رہنا اسی کے ساتھ ہے ہر ایک حال میں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

3rd February 2012 – 9th February 2012

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 3rd February 2012

00:15	MTA World News
00:25	Tilawat
00:40	Japanese Service: Part 5
00:55	Guftugu: discussion on historic Ahmadi events
01:25	Liqa Ma'al Arab: rec. on 15th November 1995
02:30	Pakistan National Assembly 1974: Urdu discussion programme
03:15	Tarjamatul Qur'an class: rec. 18th October 1995
04:15	Safar-e-Hayat: A book review
05:15	Jalsa Salana Ghana: an address delivered by Huzoor on 19th April 2008.
06:05	Tilawat
06:20	Dars-e-Hadith
06:30	Guftugu: discussion on historic Ahmadi events
07:10	Gulshan-e-Waqfe Nau: rec. 22nd February 2009.
08:20	Siraiki Service
09:15	Rah-e-Huda: rec. on 28th January 2012
10:55	Indonesian Service
12:00	Tilawat
12:15	Maidane Amal Ki Kahani
13:00	Live Friday Sermon: delivered by Huzoor
14:10	Dars-e-Hadith
14:20	Bengali Service
15:25	Real Talk: Defending Ahmadiyyat, Part 2.
16:30	Friday Sermon [R]
18:00	MTA World News
18:30	Jalsa Salana Nigeria: an address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 3rd May 2008.
19:20	Yassarnal Qur'an
19:50	Fiq'ahi Masa'il
20:30	Friday Sermon [R]
22:00	Insight: recent news in the field of science
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday 4th February 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:40	International Jama'at News
01:10	Liqa Ma'al Arab: rec. on 16th November 1995
02:15	Fiq'ahi Masa'il
02:45	Friday Sermon: rec. on 27th January 2012
04:00	Seerat Sahabiyat-e-Rasool
04:25	Rah-e-Huda: rec. on 28th January 2012
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:15	International Jama'at News
07:05	Al-Tarteel
07:35	Jalsa Salana Nigeria: an address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 4th May 2008.
08:40	Question and Answer Session: recorded on 8th January 1995, part 1.
09:45	Friday Sermon [R]
10:55	Indonesian Service
12:00	Tilawat
12:10	Story Time: Islamic stories for children
12:30	Pakistan in Perspective
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:00	Bengali Service
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau: Rec. 28th February 2009
16:20	Live Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class [R]
19:35	Faith Matters
20:35	International Jama'at News
21:10	Intikhab-e-Sukhan [R]
22:15	Rah-e-Huda [R]

Sunday 5th February 2012

00:00	MTA World News
00:20	Friday Sermon: rec. on 3rd February 2012
01:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
02:00	Liqa Ma'al Arab: rec. on 21st November 1995
03:05	Friday Sermon [R]
04:20	Story Time: Islamic stories for children
04:40	Yassarnal Qur'an
05:00	Faith Matters
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
06:45	Beacon of Truth
07:55	Faith Matters
09:00	Jalsa Salana USA: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 21st June 2008
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 11th February 2011
12:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:45	Story Time: Islamic stories for children
13:00	Bengali Service
14:00	Friday Sermon [R]
15:15	Bustan-e-Waqfe Nau: Rec. 14th March 2009.
16:20	Faith Matters [R]
17:25	Al-Tarteel
18:00	MTA World News
18:25	Beacon of Truth [R]
19:30	Real Talk
20:35	Food for Thought
21:10	Jalsa Salana USA address [R]
22:05	Friday Sermon [R]
23:25	Ashab-e-Ahmad

Monday 6th February 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:30	Yassarnal Qur'an
00:50	International Jama'at News
01:20	Liqa Ma'al Arab: rec. on 22nd November 1995
02:50	Food for Thought
03:30	Friday Sermon: rec. on 3rd February 2012
04:55	Faith Matters
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	International Jama'at News
07:10	Hamara Aaqa: A children's discussion programme.
07:45	Gulshan-e-Waqfe Nau: Rec. 8th May 2011.
08:55	Rencontre Avec Les Francophones: rec. on 7th June 1999.
10:00	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon delivered on 18th November 2011
11:05	The Prophecy of Musleh Ma'ood: An Urdu discussion programme
12:00	Tilawat
12:15	International Jama'at News
13:00	Shotter Shondhane
14:00	Friday Sermon: recorded on 21st April 2006
15:20	The Prophecy of Musleh Ma'ood [R]
16:05	Dars-e-Hadith
16:20	Rah-e-Huda: rec. on 14th January 2012
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service: Sabeel-ul-Huda
19:35	Liqa Ma'al Arab: rec. on 23rd November 1995
20:45	International Jama'at News
21:15	Gulshan-e-Waqfe Nau class [R]
22:20	The Prophecy of Musleh Ma'ood [R]
23:15	Friday Sermon [R]

Tuesday 7th February 2012

00:10	MTA World News
00:30	Tilawat
00:45	Hamara Aaqa: A children's discussion programme.
01:20	Insight: recent news in the field of science
01:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 23rd November 1995
02:40	Rencontre Avec Les Francophones: rec. on 7th June 1999
03:40	Arts & Crafts Exhibition [R]
04:20	Hamara Aqa: Children's discussion programme
04:55	Jalsa Salana USA: An address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 22nd June 2008.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Insight: recent news in the field of science
06:45	Food for Thought
07:15	Yassarnal Qur'an
07:50	Talaba Jamia Ke Saath Eik Nashist: recorded on 28th March 2009.
08:50	Question and Answer Session: recorded on 8th January 1995. Part 2
10:05	Indonesian Service
11:05	Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon, delivered on 11th February 2011
12:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:30	Dars-e-Malfoozat
12:50	Insight: recent news in the field of science.
13:00	Bengali Service
14:00	Jalsa Salana Canada: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 28th June 2008.
14:50	Yassarnal Qur'an
15:25	Guftugu
15:50	Food for Thought: Drug use [R]
16:25	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Beacon of Truth
19:30	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 3rd February 2012.
20:30	Insight: recent news in the field of science
21:00	Talaba Jamia Ke Saath Eik Nashist [R]
22:00	Jalsa Salana Canada [R]
23:00	Real Talk

Wednesday 8th February 2012

00:05	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Al-Tarteel
01:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 28th November 1995
02:30	Learning Arabic: lesson no. 11
03:10	Humanity First: Haiti Earthquake Relief
03:50	Question and Answer Session: recorded on 8th January 1995. Part 2
05:10	Jalsa Salana Canada: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 28th June 2008.
06:00	Tilawat
06:15	Pakistan in Perspective
07:00	Yassarnal Qur'an
07:30	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor
08:40	Question and Answer Session: recorded on 21st October 1995, part 1.
10:00	Indonesian Service
11:00	Swahili Service
11:55	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35	Al-Tarteel
13:10	Friday Sermon: recorded on 5th May 2006.
14:00	Bengali Service
15:05	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
16:45	Fiq'ahi Masa'il
17:20	Pakistan in Perspective [R]
18:05	MTA World News
18:25	Question and Answer Session [R]
19:50	Real Talk
20:55	Al-Tarteel [R]
21:25	Fiq'ahi Masa'il [R]
22:00	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
23:30	Friday Sermon [R]

Thursday 9th February 2012

00:25	MTA World News
00:45	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:25	Fiq'ahi Masa'il
02:00	Liqa Ma'al Arab: rec. on 29th November 1995
03:05	Pakistan in Perspective
03:40	Real Talk
04:40	Al-Tarteel
05:10	Friday Sermon: recorded on 5th May 2006
06:00	Tilawat
06:35	Beacon of Truth
07:50	Faith Matters
08:55	Serving Humanity: a programme documenting Humanity First's work around the world.
10:00	Indonesian Service
11:00	Pushto Service
12:10	Tilawat
12:25	Yassarnal Qur'an
13:00	Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon delivered on 3rd February 2012
14:10	Shotter Shondhane
15:20	Serving Humanity [R]
16:35	Rohaani Khazaa'in Quiz
17:05	Faith Matters
18:10	MTA World News
18:40	Jalsa Salana UK: Opening address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 25th July 2008.
19:50	Serving Humanity [R]
20:55	Faith Matters [R]
22:00	Beacon of Truth [R]
23:05	Tarjamatul Qur'an class: session no. 88, recorded on 19th October 1995.

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 19 Friday 27 January , 2012 Issue No. 04

اسلام ہمیں خود غرضی کی بجائے بے لوث خدمت کی تعلیم دیتا ہے۔ ہم اہل افریقہ کو صرف روحانی لحاظ سے ہی خدا کے قریب نہیں لا رہے بلکہ ہم نے بہت سے سکول اور ہسپتال افریقہ میں کھولے ہیں۔ اور افریقہ کے دُور دراز علاقوں میں پانی و بجلی کی سہولتیں مہیا کر رہے ہیں۔ یہ خدمات ہم کسی بدلہ کے لئے یا احسان جتلانے کے لئے نہیں کرتے بلکہ ہماری خواہش خدا کی خاطر انسانیت کی خدمت ہے۔

کئی افریقن ممالک کی آزادی کے لئے وہاں کے احمدیوں نے بڑھ چڑھ کر خدمات کیں۔
سیرالیون اور تنزانیہ میں احمدیوں کی ملکی خدمات اور حکومت کی طرف سے انہیں سراہنے کا خصوصیت سے تذکرہ۔

میری دلی دعا ہے کہ افریقن لوگ آزادی سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ اپنے قدرتی وسائل کو اپنے لوگوں کی بھلائی کے لئے خرچ کریں۔ مجھے کامل یقین ہے کہ اگر افریقہ کے تمام ممالک اور ان کے عوام متحد ہو جائیں اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کریں تو ایک دن افریقہ حقیقی معنوں میں عالمی طاقت کے طور پر ابھرے گا۔

(سیرالیون۔ تنزانیہ اور کیمرون کے پچاسویں یوم آزادی کی مناسبت سے پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن یوکے کے زیر اہتمام تقریب میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا ولولہ انگیز خطاب)

(رپورٹ: ابولبیب)

(26نومبر 2011ء بیت الفتوح لندن) 26نومبر 2011ء کی شام مسجد بیت الفتوح سے ملحقہ طاہر ہال میں پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن یوکے (Pan-African Ahmadiyya Muslim Association UK) کے زیر اہتمام کیمرون، سیرالیون اور تنزانیہ کے ممالک کے پچاسویں یوم آزادی کی نسبت سے ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی جس میں مختلف افریقن ممالک کے نمائندگان کے علاوہ خصوصیت سے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شمولیت فرمائی اور حاضرین کو اپنے خطاب سے نوازا۔

اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوا جس کے بعد Isaa Ahmad Wehma چیئرمین پین افریقن ایسوسی ایشن نے تمام حاضرین کو خوش آمدید کہا اور ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد کا مختصر ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آج کی اس تقریب کو اپنے مبارک وجود سے رونق بخشنے اور خطاب سے نوازنے پر دلی مسرّت کا اظہار کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔

بعد ازاں مختلف معزز مہمانوں نے مختصراً اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سب سے پہلے لائبیریا کے ایمبیسیڈر H.E. Mr. Wesley M Johnson نے حاضرین سے خطاب کیا اور اس تقریب میں شمولیت پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ بیت الفتوح کا ان کا یہ چوتھا وزٹ ہے اور ہر دفعہ وہ یہاں کے ماحول اور گرمجوشی سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ اس کے بعد غانا کے ہائی کمیشن میں ویلفیئر منسٹر Mr. Alhaj Bawah Ayembillah نے اپنی تقریر میں احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے غانا کی تعمیر و ترقی میں نہایت مثبت اور شاندار خدمات پر اپنی طرف سے اور غانا کی حکومت اور عوام کی طرف سے شکریہ کے جذبات کا اظہار کیا۔ سیرالیون کے ہائی کمشنر H.E. Mr. Edward Mohammed Turay نے بھی اس تقریب میں اپنے خیالات کا اظہار کیا اور احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے سیرالیون میں تعلیمی، طبّی اور رفاہ عامہ کے بہت سے منصوبوں پر ہونے والے کاموں کو سراہا اور جماعت کو خراج تحسین پیش کیا۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب آج کی تقریب کا مرکزی حصہ تھا۔ حضور انور نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور نے سب حاضرین کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہا اور فرمایا کہ آج ہم سیرالیون، تنزانیہ اور کیمرون کا پچاسواں یوم آزادی منانے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ آج کا یہ فنکشن احمدیہ مسلم پین افریقن ایسوسی ایشن یوکے نے آرگنائز کیا ہے۔ حضور نے اس فنکشن کے سب منتظمین اور شاملین کا شکریہ ادا کیا۔

حضور نے فرمایا کہ احمدیہ مسلم جماعت کی 1889ء میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے بنیاد رکھی۔ ہم آپ کو وہ امام مہدی اور مسیح موعود مانتے ہیں جن کی بعثت کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ ہم یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام وہی مصلح ہیں جن کی پیشگوئی دوسرے انبیاء نے کی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آنا تھا۔

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں